Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 30-31

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

1/8 رجب 1427 ہجری 27 وفا 3 ظہور 1385 ہش 27 جولائی 3/ اگست 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 29/ جولائی (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور مہمانوں اور میزبانوں کو نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

وہ دن دور نہیں کہ انشاء اللہ کل عالم پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا غلبہ ہوگا

185 ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام ☆ ہجرت کے بعد 14135 مساجد کا قیام ☆ 96 مشن ہاؤسز کا قیام ☆ افریقہ کے ممالک میں دو جدید پریس ☆ مجلس نصرت جہاں کے تحت 34 ہسپتال اور 454 سکول ☆ انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے کی نشریات ☆ یو این او میں ہومینٹی فرسٹ کی رجسٹریشن ☆ زلزلہ زدگان اور سونامی کے مصیبت زدگان کی قابل قدر خدمات ☆ 102 ممالک میں دو لاکھ ترانوے ہزار آٹھ سو اکیاسی نئی بیعتیں۔

دوران سال نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 29 جولائی 2006ء بمقام حدیقۃ المہدی یو کے۔

185 ممالک میں احمدیت

برطانیہ کے چالیسویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 29 جولائی 2006ء کے دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال و انعامات کے ذکر پر مشتمل خطاب فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ان الله لغفور رحيم کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج کے دن اس وقت کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے جو جماعت پر فضل ہیں جو پورے سال میں فضلوں کی بارش ہوئی ہے اس کا کسی حد تک ذکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

فرمایا اللہ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اس سال ۴ نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگا فرمایا 1984 کے بعد سے جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو پاکستان کے ظالم حکمرانوں کے رویے کی وجہ سے ہجرت کرنی پڑی ان ۲۲ سالوں میں ۹۴ نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگا ہے۔

پورانے رابطے:

فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت الی اللہ کی تحریک کے نتیجہ میں، جو بیعتیں ہوئی تھیں اور ان میں سے بعض سے جو رابطے کٹ گئے تھے میں نے جماعت کو ان رابطوں کو دوبارہ بحال کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی چنانچہ دنیا میں مختلف جگہوں پر نئے سرے سے رابطے بحال ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک جماعتیں منظم کردی گئی ہیں ان میں ہنگری مالٹا رومانیہ ترکی فنلینڈ نیمبیا روانڈا اور چاڈ جیسے ممالک شامل ہیں ہنگری میں باقاعدہ جماعت کی رجسٹریشن کی کاروائی بھی مکمل ہوگئی ہے۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

امسال کل 945 جگہوں پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں جن میں سے 589 نئے مقامات میں جماعت کا پودا لگا مجموعی تعداد کے اعتبار سے 1534 نئے علاقوں میں جماعت کا پودا لگا۔ اس میں ہندوستان سرفہرست ہے جہاں 186 نئی جماعتیں قائم ہوئیں نو مبائعین سے رابطے کرنے کے لحاظ سے غانا سرفہرست ہے انہوں نے 313 دیہات کے دو لاکھ سات ہزار نو مبائعین سے رابطہ قائم کیا جماعت بورکینا فاسو نے ایک لاکھ 68 ہزار رابطے بحال کئے نائجیریا میں 12400 رابطے ہوئے اسی طرح آئیوری کوسٹ سیرالیون تنزانیہ کینیا ایتھوپیا میں بھی دوبارہ رابطے بحال ہوئے اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے چنانچہ ان میں سے ایک واقعہ گوئٹے مالا کے مبلغ قریشی قمر الحق صاحب کا بیان کیا انہوں نے بتایا کہ جب رابطے کی مہم شروع ہوئی تو وہ ایک فیملی کا پتہ لیکر تلاش کرنے کے لئے نکلے جب ان کے گھر پہنچے تو پتہ لگا کہ وہ سات افراد باقاعدہ احمدیت پر قائم ہیں اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی اپنے گھر لگائی ہوئی ہے اور جماعت کی طرف سے شائع شدہ سپینش ترجمہ قرآن بھی ان کے گھر میں تھا اور وہ یہ سوچ رہے تھے کہ شاید جماعت کا سینٹر یہاں بند ہوگیا ہے اور وہ خود ایک مسجد یہاں تعمیر کریں گے جماعت کا وفد ان کے گھر پہنچنے سے پہلے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کو بتایا گیا کہ صبح کچھ مہمان گھر آئیں گے نہ تم ان کو جانتے ہو نہ وہ تمہیں جانتے ہیں چنانچہ صبح اٹھ کر انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ جلدی گھر کا کام ختم کرلو کچھ مہمان آنے والے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ اسی روز ۱۱ بجے جماعت احمدیہ کا وفد ان کے گھر پہنچا اور اس طرح ان کی خواب پوری ہوئی۔

نئی مساجد

فرمایا دوران سال کل 359 نئی مساجد جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں جن میں سے 171 تعمیر کی گئیں اور 188 بنی بنائی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیں فرمایا گذشتہ 21 سالوں میں پاکستان میں جماعت کی چند مساجد کو شہید کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا بھر میں جماعت کو 14 ہزار 135 مساجد عطا فرمائیں۔

مشن ہاؤسز

فرمایا امسال 96 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا سوئٹزرلینڈ میں زیورک سے کچھ باہر 7 ہزار مربعہ فٹ جگہ خریدنے کی توفیق ملی ہے جس کا کچھ حصہ تعمیر شدہ ہے کچھ حصہ بنانے والا ہے اس کی تعمیر میں کچھ روکیں تھیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دور کر دیں ہیں یہاں تک کہ علاقے کے پادری نے بھی ہمارے حق میں کونسل کو خط لکھے فرمایا آخر ستمبر 2005ء میں جب اس کی تعمیر کا کام ایک البانین مسلمان کے سپرد کیا گیا تو بدقسمت ملاؤں نے اس پر دباؤ ڈالا اور کہا کہ احمدیوں کی مسجد تعمیر کرنے سے وہ خود بھی کافر ہو جائے گا لیکن اس نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ احمدی مسلمان ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر انکا ایمان ہے جماعت احمدیہ یو کے کو اس سال ایک بلڈنگ خریدنے کی توفیق ملی اس طرح یو کے میں جامعہ احمدیہ کے قیام کیلئے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ سے زمین خریدی گئی حدیقۃ المہدی کی وسیع و عریض زمین جہاں جلسہ ہو رہا ہے یہ زمین بھی خریدی گئی۔ فرمایا اس علاقے کے لوگوں میں جماعت کے متعلق کچھ شکوک و شبہات تھے اور خیال تھا کہ کچھ سالوں تک یہاں جلسہ منعقد نہیں ہو سکے گا لیکن میں نے امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کو ہدایت دی کہ آپ اسی سال یہاں جلسہ کی تیاریاں کریں چنانچہ اللہ

(باقی صفحہ 14 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رابطۂ بیعت اور وقف عارضی

(3)

گزشتہ اقساط میں ہم سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کا تفصیل سے ذکر کر رہے تھے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ان بیعت کنندگان کو دوبارہ جماعت میں لانے کی کوشش کریں جو گزشتہ سالوں میں شدید مخالفت کی وجہ سے یا ہمارا رابطہ نہ رکھ سکنے کی وجہ سے جماعت کے نظام کا فعال حصہ نہیں بن سکے۔ گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا سو سال کا تجربہ یہ بتا رہا ہے کہ ہمارے بزرگان یہ کام وقف کے جذبہ کے تحت ہی سرانجام دیتے رہے ہیں اور آج بھی اس جذبہ اور اخلاص کو دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ جماعتی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جماعت میں وقف زندگی کے ساتھ ساتھ اس مبارک کام کیلئے عارضی وقف کی تحریکات بھی ہوتی رہی ہیں چنانچہ گزشتہ مضمون تک اس سلسلہ میں ہم سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں عارضی وقف اور اس کے دوررس نتائج کا ذکر کر چکے ہیں۔

اب ہم اس مضمون میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور کی مبارک تحریک وقف عارضی کا ذکر کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ موجودہ دور میں بیعت کنندگان سے رابطہ کیلئے وقف عارضی کی تحریک نہایت مؤثر و مبارک ذریعہ ثابت ہو رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک دور خلافت کے آغاز میں 1967 میں ہی جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

’’میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا ہے کہ آئندہ بیس پچیس سال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اس زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہوگی۔ اس وقت اسی کثرت کے ساتھ ان میں مربی اور معلم چاہئے ہوں گے وہ معلم اور مربی جماعت کہاں سے لائے گی اگر اس کی فکر نہ کی گئی؟ اس لئے ان کی فکر کرو اور ان مقاصد کو سامنے رکھو‘‘۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 25 جون 1967ء)

اس عظیم مقصد کی تکمیل کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو وقف عارضی کی تحریک کی تھی تاکہ دعوت الیٰ اللہ کی عظیم مہم میں مربیان و معلمین کے ساتھ ساتھ ہزاروں داعیان الی اللہ بھی خدمات سرانجام دے سکیں۔

اس موقع پر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقف عارضی کی کسی قدر تفصیلات پیش کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے مبارک دور خلافت کے بالکل ابتدائی دنوں میں جب تعلیم القرآن و وقف عارضی کے کام کو ایک منظم مربوط شکل میں شروع فرمایا تو آپ نے اس کام کو چلانے کیلئے ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی منظور فرمائی اس نئی نظارت کی خصوصی راہنمائی کی غرض سے اس کا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفاتر کے احاطہ میں قائم فرمایا اور اس کے پہلے انچارج مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو بطور نائب ناظر مقرر فرمایا۔

چنانچہ دو سے چھ ہفتہ تک مقررہ عرصہ کیلئے وقف عارضی کی تحریک میں حصہ لینے والے حضرات اس دفتر کے ذریعہ اس میں حصہ لینے لگے جن کے ذمہ ابتدائی طور پر تعلیم القرآن کا کام سپرد کیا گیا بعض دفعہ حضورؒ کی زیرنگرانی دو دو افراد پر مشتمل وفود بھی بھجوائے جاتے جو دیہاتی جماعتوں میں تربیتی اُمور سرانجام دیتے تھے۔ وقف عارضی کی اس مہم کے نتیجہ میں اُن دنوں پاکستان کی جماعتوں میں ایک نمایاں بیداری پیدا ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ تنظیمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ وہاں کی جماعتوں میں خلافت سے محبت اور رضاکارانہ خدمات کے جذبے اُجاگر ہوئے۔ جنہیں آج بھی ہم دنیا کی باقی جماعتوں کی نسبت نمایاں طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

وقف عارضی کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

’’عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ (خطبہ جمعہ ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا

’’تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف انکی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دُعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جانے سے پہلے کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کیلئے نیک نمونہ بنیں ان کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دُعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ (خطبہ جمعہ 12 جنوری 1977ء)

آپ نے وقف عارضی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

’’مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو‘‘

آخر پر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایات درج کرتے ہیں جو آپ نے مختلف مواقع پر واقفین عارضی کیلئے ارشاد فرمائیں۔

۱۔ آپ نے جو ایام (دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک) وقف کئے ہیں انہیں خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔

۲۔ جس جماعت یا مقام پر آپ کو بھیجا جائے وہاں کی احمدی جماعت کی تربیت آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ نماز باجماعت کی زیادہ پابندی ہو۔ ہر فرد کا کم از کم ناظرہ قرآن مجید پڑھنا لازمی ہے۔ ترجمہ اور تفسیر کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بچوں، جوانوں اور بوڑھوں، نیز مستورات میں بھی قرآن مجید کے پڑھنے کی خاص رو جاری کر دی جائے۔

۳۔ احباب جماعت کو جماعتی کاموں کے کرنے بالخصوص سلسلہ کے مقررہ چندوں کی بروقت ادائیگی کی تلقین کریں۔

۴۔ اگر کسی جگہ دو احمدی بھائیوں میں کوئی شکر رنجی یا ناراضگی ہو تو آپ محبت سے اسے دور فرمائیں۔ لیکن مقامی جھگڑوں میں (اگر کہیں ہوں) آپ ہرگز نہ اُلجھیں۔

۵۔ تربیت اور اصلاح و ارشاد کی طرف توجہ دیں۔

۶۔ عام بیداری اور جماعتی کاموں میں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۷۔ اپنا کھانا خود تیار کریں۔ اشد مجبوری کی صورت میں اجرت ادا کر کے کسی سے تیار کروا سکتے ہیں۔ خواہ وہاں پر آپ کے رشتہ دار بھی موجود ہوں۔

۸۔ زیادہ سے زیادہ احباب کو بابرکت تحریک وقف عارضی سے آگاہ فرما کر انہیں اس میں شمولیت کی دعوت دیں اور ہر خواہشمند دوست کی درخواست علیحدہ علیحدہ کاغذ پر حضور کی خدمت میں ارسال کریں جس میں ان کے نام اور مکمل پتہ کے علاوہ مندرجہ ذیل کوائف ترتیب وار درج ہوں:۔

☆۔ کتنے ہفتے وقف کریں گے ☆۔ کس ماہ یا کس تاریخ سے وقف کیلئے فارغ ہوں گے ☆۔ اپنی جائے رہائش سے کتنے فاصلے تک اپنے خرچ پر سفر کر کے جا سکیں گے۔ ☆۔ عمر اور تعلیم کتنی ہے۔ ☆۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ کس قدر جانتے ہیں۔ ☆۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتنی کتب مطالعہ کی ہیں۔

☆۔ کیا تبلیغ اور تربیت کا کوئی تجربہ ہے ☆۔ کیا جماعت یا کسی ذیلی تنظیم انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ دار ہیں یا رہ چکے ہیں؟۔

۹۔ اپنے کام کی مفصل ہفتہ وار رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجواتے رہیں۔

۱۰۔ جس جماعت میں جائیں وہاں اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا وہاں مجلس موصیاں قائم ہے؟ اور کیا ہر موصی اپنی کم سے کم ذمہ داری کو پورا کر رہا ہے جو یہ ہے کہ وہ سال میں کم از کم دو دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

آئندہ گفتگو میں ہم خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے دور میں وقف عارضی کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے انشاءاللہ۔

(منیر احمد خادم)

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو اپنی آنکھ کے علاج کے سلسلہ میں حیدرآباد میں مقیم ہیں کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ دائیں آنکھ کا کارنیا جو بدلا گیا تھا وہ آپریشن کامیاب رہا۔ اب اس سے نظر آتا ہے۔ الحمدللہ۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ہر دو تین ہفتہ کے بعد آنکھ کا معائنہ کرایا جاتا ہے۔ اب 05.08.06 کو معائنہ ہونا ہے جس کے بعد موصوفہ قادیان واپس آسکیں گی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں۔ ہر دو بزرگان کی مکمل صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے انچاسویں سال کا اعلان

مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔

نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں۔ یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔

اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر مسجد میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی، اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں اور سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔

وقف جدید کے گزشتہ مالی سال میں 21لاکھ 42ہزار سے زائد کی وصولی ہوئی اور شامل ہونے والوں کی تعداد 4لاکھ 66ہزار رہی۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ اول، پاکستان دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ مورخہ 06رجنوری 2006ء(06رصلح 1385ہجری شمسی) قادیان دارالامان (بھارت)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ-تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ- ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ-يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ- ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(الصف:11-12)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ تم جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے رستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

آج کے خطبے میں سب سے پہلے تو میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو، جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ گزشتہ خطبے میں میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر احمدی شکر کے مضمون کو دل میں رکھتے ہوئے آئندہ سال میں داخل ہو تا کہ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو بے شمار نظارے ہم نے دیکھے ان میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اضافہ فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک فرمائے۔ انسان کی تو سوچ بھی اُن انعاموں اور فضلوں اور احسانوں تک نہیں پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فرما رہا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکے، اس کے حکموں پر عمل کرے اور ان حکموں پر عمل کرنے کی انتہائی کوشش کرے، حتی الوسع جس حد تک جس جس کی استعدادیں ہیں اس کو عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے تا کہ یہ برکتیں اور انعامات ہمیشہ جاری رہیں۔ اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنے رہے، اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں بجالاتے رہے، اپنے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے تو پھر یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سال یا دو سال یا تین سال کی بات نہیں ہے بلکہ ان باتوں کی طرف توجہ اور ان امور کی انجام دہی کے بعد پھر تم ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ ہر سال تمہارے لئے برکتیں لے کر آئے گا اور ہر گزشتہ سال تمہارے لئے برکتوں سے بھری جھولیاں چھوڑ کر جائے گا۔ اور پھر یہ اعمال جو ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان نعمتوں کا وارث بنائیں گے۔

ہر سال جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مالی قربانی کے بارے میں مختصراً کچھ بتاؤں گا اور پھر گزشتہ سال تحریک وقف جدید کے ذریعے ہونے والی مالی قربانیوں کا ذکر ہوگا اور نئے مالی سال کا اعلان بھی۔

مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے، مختلف پیرایوں میں اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس جماعت احمدیہ میں جو مختلف مالی قربانی کی تحریکات ہوتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور دلوں کو پاک کرنے کی کڑیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ ﴿وَمَالَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾(الحدید:11) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس اپنی زندگیوں کو سنوارنے کے لئے مالی قربانیوں میں حصہ لینا انتہائی ضروری ہے بلکہ یہ بھی تنبیہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ جیسے کہ فرماتا ہے۔ ﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرہ۔ ۱۹۶)۔ اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس جیسا کہ میں نے کہا یہ مالی تحریکات جو جماعت میں ہوتی ہیں، یا لازمی چندوں کی طرف جو توجہ دلائی جاتی ہے یہ سب خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہیں۔ پس ہر احمدی کو اگر وہ اپنے آپ کو حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور کرنا چاہتا ہے، اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی ایک بہت بڑی جماعت اس قربانی میں حصہ لیتی ہے لیکن ابھی بھی ہر جگہ بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم فرمایا ہے کہ اگر آخرت کے عذاب سے بچنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننا ہے تو مال و جان کی قربانی کرو۔ اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر تلوار کا جہاد ختم کر دیا تو یہ مالی قربانیوں کا جہاد ہی ہے جس کو کرنے سے تم اپنے نفس کا بھی اور اپنی جانوں کا بھی جہاد کر رہے ہوتے ہو۔ یہ زمانہ جو مادیت سے پُر زمانہ ہے ہر قدم پر روپے پیسے کا لالچ کھڑا ہے۔ ہر کوئی اس فکر میں ہے کس طرح روپیہ پیسہ کمائے چاہے غلط طریقے بھی استعمال کرنے پڑیں کئے جائیں۔

پھر کمپنیاں ہیں اور مختلف قسم کے تجارتی ادارے ہیں۔ باتوں سے اشتہاروں سے ایسی دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح مال بکے اور زیادہ سے زیادہ منافع کما لیا جائے۔ ان اشتہاروں وغیرہ پر بھی لاکھوں خرچ ہوتے ہیں۔ بچوں تک کو مختلف چیزوں کی طرف راغب کرنے کے لئے، توجہ پیدا کرنے کے لئے ایسے اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ ٹی وی وغیرہ پر ایسے اشتہار آتے ہیں، کوشش کی جاتی ہے کہ ماں باپ کو جن کو توفیق ہو بچے مجبور کریں کہ ان کو وہ چیز لے کر دی جائیں۔ اور جن میں توفیق نہیں ان میں پھر بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس بے چینی کی وجہ یہی ہے کہ ہر ایک مادیت کی طرف جھک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ کم ہے اور امیر ملکوں میں، مغربی ممالک میں یہ بہت زیادہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تجارتیں، یہ خرید و فروخت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہترین تجارت یہ ہے کہ اس کی راہ میں مالی قربانی کرو۔ اور اس زمانے میں کیونکہ نئی ایجادیں بھی ہو گئی ہیں جیسا کہ میں نے کہا ہے اور دنیا ایک ہو جانے کی وجہ سے ترجیحات بھی بدل گئی ہیں تو جہاں جہاں بھی یہ مالی قربانی ہو رہی ہے یہ ایک جہاد ہے۔ اسی طرح ہمارے ملکوں میں ایک کثیر تعداد ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ افراد جماعت عموماً یا تو مالی لحاظ سے کمزور ہیں یا اوسط درجہ کے ہیں۔ تو جب بھی، ہم میں سے، جماعت کا کوئی فرد مالی قربانی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کا اپنی جان کا بھی جہاد کر رہا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اپنے بچوں کی ضروریات کو بھی پس پشت ڈال کر قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی روایات میں آتی ہیں اور آج کل بھی موجود ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کرنے کی یہ مثالیں سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نہیں ملیں گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کی بات ہے قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے ایک روایت کی ہے کہ وزیر آباد کے شیخ خاندان کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اس کے والد نے اس کے کفن دفن کے لئے 200 روپے رکھے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنگر خانے کے اخراجات کے لئے تحریک فرمائی۔ ان کو بھی خط گیا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رقم بھجوانے کے بعد لکھا کہ میرا نوجوان لڑکا طاعون سے فوت ہوا ہے میں نے اس کی تجہیز و تدفین کے واسطے مبلغ دو سو روپے تجویز کئے تھے جو ارسال خدمت کرتا ہوں اور لڑکے کو اس کے لباس میں دفن کرتا ہوں۔ یہ ہے وہ اخلاص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مریدوں نے دکھایا۔ (قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی قاضی خیل۔ رسالہ ظہور احمد موعود صفحہ 70-71 مطبوعہ 30/جنوری 1955ء)۔ وہ ہر وقت اس سوچ میں رہتے تھے، اس انتظار میں رہتے تھے کہ کب کوئی مالی تحریک ہو اور ہم قربانیاں دیں۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ نظارے نظر آتے ہیں۔ اس زمانے میں مادیت پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کا تو براہ راست اثر آپ کے صحابہ پر پڑتا تھا۔ آج زمانہ اتنا دور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے کئے ہیں اس کے نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔ کئی احمدی نوجوان ایسے ہیں جو اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

گزشتہ سال کی بات ہے پاکستان کی جماعتوں کے لئے جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا سال کے آخر میں اس کا پورا ہونے کا وقت آیا تو اس بارے میں مجھے صدر لجنہ لاہور نے ایک رپورٹ دی۔ انہوں نے بھی اپنی لجنہ کو تحریک کی تو اس وقت ایک بچی نے اپنی جہیز کی رقم میں سے بہت بڑی رقم ادا کر دی اور پرواہ نہیں کی کہ جہیز اچھا بنتا ہے کہ نہیں بنتا یا بنتا بھی ہے کہ نہیں۔ اور وہ بچی اس جلسے پہ قادیان بھی آئی تھی اور مجھے ملی۔ تو ایسے لوگ اس زمانے میں بھی ہیں جو اپنے مال اور نفس کا جہاد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کی بھی شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، بابرکت فرمائے اور اس قربانی کے بدلے میں اسے اتنا دے کہ اس سے سنبھالا نہ جائے اور پھر اس میں برکت کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی طرف راغب ہو اور اللہ تعالیٰ ایسے بے شمار قربانیاں کرنے والے جماعت کو دیتا چلا جائے۔ اور وہ فرشتوں کی دعاؤں کے بھی وارث ہوں کہ اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے، اور اس جیسے اور پیدا کرتا چلا جائے۔

پس مالی قربانی کرنے والے ہر جگہ سے دعائیں لے رہے ہوتے ہیں۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اور جنت کے وارث بن رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بے شمار جگہ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو''۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)۔ یعنی اللہ کی راہ میں قربانی کرو چاہے آدھی کھجور کے برابر ہی کرو۔

پس یہ جو وقف جدید کا چندہ ہے اس میں تو ایسی کوئی شرط نہیں ہے کہ ضرور اتنی رقم ہونی چاہئے۔ غریب سے غریب بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ جب مالی قربانی کریں گے تو پھر دعائیں بھی لے رہے ہوں گے۔ فرشتوں کی دعائیں بھی لے رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس قربانی کی وجہ سے حالات بہتر فرمائے گا۔ پس ہر احمدی کو مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ نومبائعین کو بھی اس میں شامل ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو اپنے نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کی جائے، اس میں ضرور شامل ہوا جائے۔

پھر اس پیغام کو پہنچانے کے لئے مالی اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے نومبائعین کو بھی شروع میں ہی عادت ڈالنی چاہئے۔ اپنے آپ کو اس طرح اگر عادت ڈال دی جائے تھوڑی قربانی دے کر وقف جدید میں شامل ہوں پھر عادت یہ بڑھتی چلی جائے گی اور مالی قربانیوں کی توفیق بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے وقف جدید کی تحریک شروع فرمائی تھی ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ''مجھے امید ہے کہ وقف جدید کی تحریک جس قدر مضبوط ہو گی اسی طرح قدر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا''۔ (پیغام 3/جنوری 1962ء)

پس جماعت کی انتظامیہ کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام کمزوروں اور نئے آنے والوں کو بھی مالی قربانی کی اہمیت سے آگاہ کرے، ان پہ واضح کرے کہ کیا اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ان کو آگاہی کرائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارے میں جو ارشادات ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اگر نہیں کرتے تو پھر میرے نزدیک انتظامیہ بھی ذمہ دار ہے کہ وہ ان لوگوں کو نیکیوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول سے محروم کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا اس جہاد سے پھر نفس کے جہاد کی بھی عادت پڑے گی، اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی، عبادتوں کی بھی عادت پڑے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز عید پڑھائی آپ کھڑے ہوئے اور نماز کا آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ منبر سے اترے اور عورتوں میں تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلالؓ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے اور حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جا رہی تھیں۔ (بخاری کتاب العیدین باب موعظۃ الامام النساء یوم العید)

تو یہ تھیں اس زمانے کی عورتوں کی مثالیں۔ اس زمانے میں بھی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی ایسی عورتیں ہیں جو بے دریغ خرچ کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی کئی مثالیں دی ہیں۔ خلافت ثالثہ میں بھی کئی مثالیں ہیں۔ خلافت رابعہ میں بھی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ اب بھی کئی عورتیں ہیں جو قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں، اپنے زیور اتار کر دے دیتی ہیں۔ تو جب تک عورتوں میں مالی قربانی کا احساس برقرار رہے گا اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والی نسلیں بھی جماعت احمدیہ میں پیدا ہوتی رہیں گی۔

یہ جو میں بار بار زور دیتا ہوں کہ نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ جب اس طرح بڑی تعداد میں نومبائعین آئیں گے تو موجودہ قربانیاں کرنے والے کہیں اس تعداد میں گم ہی نہ ہو جائیں اور بجائے ان کی تربیت کرنے کے ان کے زیر اثر نہ آ جائیں۔ اس لئے نومبائعین کو بہر حال قربانیوں کی عادت ڈالنی پڑے گی اور نومبائع صرف تین سال کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد بہر حال اسے جماعت کا ایک حصہ بننا چاہئے۔ خاص طور پر نئی آنے والی عورتوں کی تربیت کی طرف۔ بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا الشُح یعنی بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 159 مطبوعہ بیروت)

پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں بخل کا بالکل سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بڑا ہی انذار ہے اس میں۔ پہلی قوموں

کی ہلاکت اس لئے ہوئی تھی کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرانے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے لیکن اگر نئے آنے والوں کو اس کی عادت نہ ڈالی اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے لیت و لعل سے کام لیتے رہے تو پھر جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوفناک انذار فرمایا ہے۔ پس اس انعام کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی جو توفیق دی ہے اس کا شکر بجا لائیں اور آپ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی کرنے سے کبھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس کا پیغام تو پھیلنا ہی ہے یہ تقدیر الٰہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ لیکن اگر تم نے کنجوسی کی تو اپنی کنجوسی کی وجہ سے تم لوگ ختم ہو جاؤ گے جس طرح کہ حدیث میں ذکر بھی ہے اور لوگ آ جائیں گے۔ جیسا کہ فرمایا ہے ﴿وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ﴾ (محمد:39) اور جو کوئی بخل سے کام لے وہ اپنی جان کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے۔ پھر فرمایا ﴿وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ۔ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ﴾ (محمد:39) کہ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے کر آئے گا پھر وہ تمہاری طرح سستی کرنے والی نہیں ہوگی۔

پس یہ مالی قربانیاں کوئی معمولی چیز نہیں ہیں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ ایمان مضبوط کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہونے کے لئے انتہائی ضروری چیز ہے۔ صحابہ کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پھل لگائے جس کا روایات میں کثرت سے ذکر آتا ہے۔ شروع میں یہی صحابہ جو تھے بڑے غریب اور کمزور لوگ تھے، مزدوریاں کیا کرتے تھے۔ لیکن جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی مالی تحریک ہوتی تھی تو مزدوریاں کر کے اس میں چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کیا کرتے تھے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کا قرب پانے والے بنیں، ان برکات سے فیضیاب ہونے والے ہوں جو مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہیں، جن کے وعدے کئے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا وہاں مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُد اناج وغیرہ ملتا تو اس میں سے صدقہ کرتا۔ تھوڑی سی بھی کوئی چیز ملتی تو صدقہ کرتا۔ اور اب ان کا یہ حال ہے انہی لوگوں کا جو سب مزدوری کرتے تھے۔ کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہے۔

(بخاری کتاب الاجارة. باب من آجر نفسه ليحمل على ظهره ثم تصدق به......)

پس دیکھیں کہ ابتدائی حالت کیا تھی اور آخری حالت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان پر فضل فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو کس طرح نوازا۔

چندوں کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صد ہا روپیہ خرچ کریں۔ اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے۔ سو مردانہ ہمت سے امداد کے لئے بلا توقف قدم اٹھانا چاہئے۔ جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 156)۔ پس خدا کی مدد دیکھنے کے لئے ہر ایک کو اپنی قربانیوں کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

پھر آپ نے فرمایا ” تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ مَیں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اُس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 498-497 منقول از ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر 1903ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو مَیں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے۔ اور میں پھر جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم و برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، اس ملک میں بھی اور پاکستان میں بھی اس کے پھیلانے کا کام وقف جدید کے سپرد ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانی کا فعال حصہ بننا چاہئے۔ چاہے نئے آنے والے ہیں یا پرانے احمدی ہیں۔ اگر مالی قربانیوں کی روح پیدا نہیں ہوتی تو ایمان کی جو مضبوطی ہے وہ پیدا نہیں ہوتی۔ کوئی یہ نہ دیکھے کہ معمولی توفیق ہے، غریب آدمی ہوں اس رقم سے کیا فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے جذبے اور خلوص سے دیئے ہوئے ایک پیسے کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے۔ ایسے ہی یہ قربانی کا ذکر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس طرح بھی محفوظ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک معذور اور غریب آدمی تھے حضرت حافظ معین الدین صاحب رضی اللہ عنہ کہ روایت میں آتا ہے ان کی طبیعت میں بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلے کی خدمت کے لئے قربانی کریں حالانکہ ان کی اپنی حالت یہ تھی کہ نہایت تنگی کے ساتھ گزارا کرتے تھے اور بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پرانا خادم سمجھ کر لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ نہ کچھ تحفہ وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے۔ لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو ان کو اس طرح لوگوں کی طرف سے تحفہ کے طور پر ملتا تھا، کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے تھے، بلکہ اس کو سلسلے کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دیا کرتے تھے۔ اور کبھی کوئی ایسی تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے نہیں ہوئی جس میں انہوں نے حصہ نہ لیا ہو چاہے وہ ایک پیسہ ڈال کر حصہ لیتے۔ کیونکہ جو ذاتی حیثیت تھی اس حیثیت سے جو بھی وہ قربانی کرتے تھے یہ کوئی معمولی قربانی نہیں تھی چاہے وہ پیسے کی قربانی تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کئی دفعہ حافظ صاحب کی خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا تھا کہ حافظ صاحب بھوکے رہ کر بھی یہ خدمت کیا کرتے تھے۔ (اصحاب احمد۔ جلد 11 صفحہ 293)

پھر ایک اور دو بزرگوں کا نقشہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:

”مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام دین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا“۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313-314)

جہاں یہ مثالیں غریب اور نئے آنے والے احمدیوں کو توجہ دلانے کے لئے ہیں وہاں جو اچھے کھاتے پیتے احمدی ہیں ان کے لئے بھی سوچ کا مقام ہے، ان کو بھی سوچنا چاہئے کہ وہ دیکھیں کہ کیا وہ جو

مالی قربانی کر رہے ہیں کبھی انہیں یہ احساس ہوا کہ واقعی یہ قربانی ہے۔ غریب آدمی تو بیچارہ اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دیتا ہے لیکن امراء اس نسبت سے دیتے ہیں کہ نہیں۔ اور اگر چندہ دینے کے بعد بھی کبھی احساس نہیں پیدا ہوا کہ کسی قسم کی قربانی کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان میں بہت گنجائش موجود ہے۔

جیسے میں نے بتایا کہ وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع فرمائی تھی اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندے میں حصہ نہ لے''۔

پس گزشتہ چند سالوں میں بھارت اور پاکستان میں، گو تھوڑی تعداد میں نئے آئے ہیں مگر افریقہ میں بڑی بھاری تعداد جماعت میں شامل ہوئی ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کو جماعت کا فعال حصہ بنانا چاہتے ہیں اور وہ لوگ خود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعت کا فعال حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر کوشش کر کے مالی قربانیوں میں حصہ ڈالیں اور اس کے لئے ابتداء میں وقف جدید میں ہی چاہے حصہ لیں۔ پھر آہستہ آہستہ دو تین سال میں جب عادت پڑ جائے گی تو باقی مالی نظام میں بھی شامل ہو جائیں گے اور یہ اس لئے ضروری ہے تا کہ ایمان میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ کے ذہن میں جو منصوبہ تھا کہ اس تحریک سے کیا کیا کام لینے ہیں، کس طرح پھیلانا ہے، ایک موقع پر آپؓ نے اس کا ذکر فرمایا اور وہی پروگرام اب بھارت کو دیا گیا ہے۔ وقف جدید کے تحت اس وقت تقریباً پونے بارہ سو معلمین اور مبلغین کام کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی بھی میرے نزدیک کافی نہیں ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ: پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اسی قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔ (الفضل 11/جنوری 1958ء)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

''ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں اور وقف کے کام کرنے والے جو ہیں ان کی بھی ذمہ داریاں ہیں کہ ایسے مفید کام کریں کہ لوگ متاثر ہوں یہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ پس جب تک ہم اس جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے''۔ اگر یہ جال صحیح طرح پھیلا ہوا ہو تو ہم نومبائعین کو بڑی اچھی طرح سنبھال سکتے ہیں۔ ان کو قربانیوں کا احساس بھی دلا سکتے ہیں اور توجہ بھی دلا سکتے ہیں اور ان کو بڑی آسانی سے نظام کا حصہ بھی بنا سکتے ہیں۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر جہاں لوگ مالی قربانیاں دیں وہاں جو معلمین اور مبلغین ہیں وہ اپنی پوری پوری استعدادوں کو استعمال کریں۔ یہاں ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ تصور ہماری انتظامیہ کے ذہن میں بھی کئی جگہ پر آ گیا ہے۔ جماعتی عہدیداران کے اندر بھی موجود ہے کہ ہمارے، مربیان کی، معلمین کی جو تعداد ہے وہ کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر مسجد میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔

پھر جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں۔ اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔ آئندہ سالوں میں انشاء اللہ واقفین نو بھی میدان عمل میں آ جائیں گے لیکن جو ان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔

اب میں کچھ مالی جائزے پیش کرتا ہوں جو گزشتہ سال وقف جدید کی مالی قربانیوں کے تھے۔ کیونکہ ہم پاؤنڈوں میں Convert کرتے ہیں اور ساری دنیا کے چندے مختلف کرنسیوں میں ہوتے ہیں اس لئے ایک کرنسی بنانے کے لئے کرنسی سٹرلنگ پاؤنڈ میں رکھی جاتی ہے۔ جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی کل وصولی 21 لاکھ 42 ہزار پاؤنڈ ہوئی جو اللہ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت دو لاکھ پاؤنڈ زائد ہے۔ الحمدللہ۔ اور شامل ہونے والوں کی تعداد 4,66000 ہے۔ میں نے بھارت کو ٹارگٹ دیا تھا کہ اگر وہ کوشش کریں تو پانچ لاکھ شامل کر سکتے ہیں ابھی ان کی یہ کوشش جاری ہے لیکن ابھی تک اسے پورا نہیں کیا۔ بہر حال اکیاون ہزار نئے مخلصین اس وقف جدید کی تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ پاکستان، ہندوستان، کی تعداد زیادہ قابل ذکر ہے۔ پھر جرمنی، کینیڈا، نائیجیریا وغیرہ ہیں۔ نائیجیریا میں تحریک جدید میں بھی، وقف جدید میں بھی، مالی قربانیوں کی طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور ماشاء اللہ کافی آگے بڑھ رہے ہیں۔ باقی افریقی ممالک کو بھی نیکیوں میں سبقت لے جانے کی روح کے تحت آگے بڑھنا چاہئے خاص طور پر غانا والے بھی اس طرف توجہ کریں۔ اور اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہندوستان میں بھی گو کہ تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن کافی گنجائش موجود ہے کیونکہ ان کی رپورٹ کے مطابق گو اس وقت جو وقف جدید کی تحریک میں جو شامل ہیں ان کی کل تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار ہے۔ اور گو اس سال 28 ہزار کا اضافہ ہوا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اگر ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور پوری طرح کوشش کی جائے تو یہ لاکھوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ بہر حال پوری دنیا اس کا بھی انتظار کر رہی ہوتی ہے اب دنیا بھر میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کی رپورٹ یہ ہے۔ اس میں امریکہ اول ہے پاکستان دوم اور برطانیہ تیسری پوزیشن پہ، جرمنی چوتھی پوزیشن پہ، کینیڈا پانچویں پہ۔ ہندوستان چھٹی پہ، انڈونیشیا ساتویں پوزیشن پہ بلجیم آٹھویں، آسٹریلیا نویں اور دسویں پہ سوئٹزرلینڈ۔ آسٹریلیا نے بھی اس دفعہ کوشش کی ہے اپنی دسویں پوزیشن سے نویں پر آئے ہیں۔

پاکستان میں چندہ بالغان اور اطفال کا علیحدہ علیحدہ بھی موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے بالغان میں اول لاہور، دوم کراچی اور سوئم ربوہ۔ اور اس میں مجموعی ترتیب کے لحاظ سے جو پہلی دس پوزیشنیں ہیں سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، گوجرانوالہ، میر پور خاص، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، کوئٹہ اور نارووال اضلاع ہیں۔

پھر اسی طرح دفتر اطفال میں جو پہلی تین پوزیشنیں ہیں۔ اول کراچی، دوئم لاہور، سوئم ربوہ۔ اور اس میں بھی جو اضلاع کی پوزیشن یہ ہے اسلام آباد اول، پھر سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، راولپنڈی، میر پور خاص، فیصل آباد، سرگودھا، نارروال، کوئٹہ۔ تو یہ ہے ان کی وصولیوں کی کل پوزیشن۔

یکم جنوری 2006ء سے وقف جدید کا نیا سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ آج اس کا اعلان بھی میں کر رہا ہوں۔ یہ وقف جدید کا اُنچاسواں سال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سال میں پہلے سے بڑھ کر ثمرات عطا فرمائے۔ جماعت کے مالی قربانیوں کے معیار بھی بلند ہوں اور واقفین زندگی، مربیان، معلمین کے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار بھی بلند ہوں اور جماعت کے ہر فرد کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس بھی ہو اور ہم میں سے ہر ایک، ایک تڑپ کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹنے والا ہو اور اس کوشش میں رہے اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

آج خطبہ لیٹ شروع ہوا تھا۔ باہر والے لوگ ایم ٹی اے کے انتظار میں بہت جلدی پریشان ہو جاتے ہیں یہاں کیونکہ بجلی کا مسئلہ رہتا ہے۔ ایک جنریٹر انہوں نے لگایا تھا وہ خراب ہو گیا تو دوسرا لگایا گیا اس کی صحیح طاقت نہیں تھی۔ اس وجہ سے ان کے سگنل صحیح نہیں جا رہے تھے اس لئے لیٹ ہوا۔ کیونکہ لوگ مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں شاید مجھے کچھ ہو گیا ہے۔ تو یہ میری وجہ نہیں بلکہ بجلی کی خرابی کی وجہ ہے۔

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافِ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جلسہ سالانہ کے دو بڑے مقاصد میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی محبت حاصل کرنا اور دوسرے ایک انسان کی دوسرے انسان سے ہمدردی کرنا ہے

آج ہر احمدی کو اپنے اپنے ماحول میں ظلم کے خلاف آواز اُٹھانی چاھئے

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ جلسہ سالانہ یو کے 28 جولائی 2006ء بمقام حدیقۃ المہدی یو کے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 40ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی پروگرام کے لئے حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 9 بجے فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا جبکہ اس موقعہ پر ان ایک سو اسی سے زائد ممالک کے جھنڈے بھی لہرائے گئے تھے جہاں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے حضور انور نے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد دعا کروائی اور پھر جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور اسٹیج پر رونق افروز ہوئے جہاں حضور کے آتے ہی تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد محترم رفیق احمد حیات صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے حضور انور کی خدمت میں بعض معزز مہمانان کا تعارف پیش کیا جن میں برطانیہ کے تین ممبران پارلیمنٹ اور ایک مسلم نمائندہ کردستان مسٹر عبدالرزاق شامل تھے ان معززین نے مختصر خطاب کئے جن میں جماعت احمدیہ کے سلوگن ''لو فار آل ہیٹرڈ فار نن'' کو سراہتے ہوئے اسے پوری دنیا میں پھیلانے کی خواہش کا اظہار کیا ان نمائندگان نے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی خدمت خلق کی تعلیمات کو بھی سراہا ان کے خطابات کے بعد جلسہ کی افتتاحی کارروائی کا آغاز مکرم فروز عالم صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام:

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اسکے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی یایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفرلکم واللہ ذو الفضل العظیم۔

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جب پہلی بار جلسے کا اعلان فرمایا تھا تو جلسہ سالانہ کے جو مقاصد بیان فرمائے تھے ان کا خلاصہ دو بڑے مقاصد کے طور پر سامنے آتا ہے ایک تو اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی محبت حاصل کرنا اور دوسرے ایک انسان کی دوسرے انسان کیلئے ہمدردی ان دونوں مقاصد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کامل شریعت نازل فرمائی تھی اور یہی چیزیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج کے اس دور میں ہمارے سامنے نہایت وضاحت سے کھول کر سمجھائی ہیں پہلی بات حضور نے یہ بیان فرمائی ہے کہ دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں فرمایا یہی وہ نسخہ ہے جس سے اللہ پر ایمان بڑھے گا شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے بڑا وسوسہ وہ ہے جو وہ انسان کے دل میں آخرت کے متعلق پیدا کرتا ہے اور جس کے نتیجہ میں انسان خسر الدنیا والا خرۃ ہو جاتا ہے پھر انسان آخرت کو قصہ و داستان سمجھ کر گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور آخرت کا ڈر جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا ترسی پیدا ہوتی ہے حاصل نہیں ہو سکتی اور جب ایمان کی کمی ہوگی تو لازماً اعمال کی بھی کمی ہوگی فرمایا ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانے میں وہ امام ملا جس نے اس اہم امر کو ہم پر واضح فرمایا کہ آخرت میں مرنے کے بعد ظاہر ہونا ہے اور ہر انسان نے اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے جہاں حساب کتاب ہوگا جہاں نیک اعمال کا بدلہ ملے گا اور اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور برے اعمال کا بدلہ بھی ملے گا اور انصاف ظاہر کر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر فرمایا ہے وہ وَوَجَدُوا ماعملوا حاضراً کہ جو وہ عمل کریں گے اس کو مرنے کے بعد اپنے سامنے حاضر پائیں گے فرمایا جب انسان میں احساس پیدا ہو جائے کہ میرا عمل بغیر حساب کے نہیں تو یہی چیز آخرت کے فہم کو بڑھاتی ہے اور پھر انسان دونوں قسم کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں اس کو اللہ کی مغفرت اور رضا مندی حاصل ہوتی ہے اور انسان تقویٰ اور زہد حاصل کرتا ہے تقویٰ یہی ہے کہ ہر ایسی چیز سے انسان بچے جس سے بچنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زہد یہ ہے کہ اللہ کی محبت کی وجہ سے دنیا سے منہ موڑ کر اللہ کی عبادت کی طرف توجہ دینا اگر ہماری عبادتیں صرف اپنی تکلیفوں کے وقت ہوں یا اپنی خواہشات کے حصول کیلئے ہوں تو یہ عبادتیں ایک زاہد کی عبادتیں نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وما خلقت الجن والا نس الا لیعبدون اس آیت کی رو سے اصل مدعا عبادت کا خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کیلئے ہو جانا ہے۔ پس جلسے کے ان دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہر ایک کو زہد کا نمونہ دکھانا چاہئے تب ہی ہمارے اندر آخرت کی فکر پیدا ہوگی اور ہم خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دینے والے ہوں گے اور ان مہمات میں جو دین کی ترقی کیلئے ضروری ہیں شامل ہو سکیں گے یہ مہمات ہی جہاد اکبر ہیں یہ مہمات توپوں اور بندوقوں والی نہیں ہم تو مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں ہم دنیا کو قرآن کریم کی تعلیم کے پھیلانے کے جہاد کی طرف بلاتے ہیں اس کے لئے ہمیں خود کو تبلیغ کے میدان میں جھونکنا ہے اور اس کے لئے اپنی روحانیت کو تیز کرنا ہے مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہے یہ تعلیم ہم نے مشرق کو بھی دینی ہے اور یہ تعلیم ہم نے مغرب کو بھی دینی ہے مسلمانوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور یورپ کو بھی اسلام کے انصاف کے اصول سکھانے ہوں گے دنیا کو بتانا ہے کہ آج جو تم سب اکٹھے ہو کر غریب ملکوں اور اسلامی ملکوں پر حملے کر رہے ہو جیسے اسرائیل کی طرف سے غریب فلسطینیوں پر حملے ہو رہے ہیں یہ سب ظلم ہے ناانصافی ہے ان ظلموں سے باز آؤ اور مظلوموں کی آہیں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں آج ہر احمدی کو اپنے اپنے ماحول میں ان ظلموں کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے ہم مسلمانوں کو بھی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اے مسلمانو تم بھی اس مسیح محمدی کے قدموں میں آ جاؤ اور ہم مغرب کو بھی کہتے ہیں کہ اے مغرب کے رہنے والو تم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی آواز کو سنو پس یہ کام ہے ہر احمدی کا اور ان دینی مہمات کو سمجھنے کیلئے ہر احمدی کو اپنے دینی علم میں اضافہ کرنا ہے اور مال اور وقت کی قربانی دینی ہے تب ہی ان جلسوں میں آنے کا مقصد پورا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہر انسان اپنے لئے نرمی چاہتا ہے پھر وہ اپنے بھائیوں کیلئے نرمی کیوں نہیں چاہتا جو اپنے بھائی کیلئے نرمی نہیں چاہتا وہ اسے اللہ سے کس منہ سے مانگ سکتا ہے اللہ کو ایسے عمل پسند نہیں ہیں کہ جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اپنے بھائی کیلئے پسند نہ کرو پس جو سخت دل لوگ ہیں اور سخت دلی کی وجہ سے تعلقات بگاڑے ہوئے ہیں وہ جلسے کا فیض تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب اپنے اندر نرم دلی پیدا کریں حسن سلوک کریں اور کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو دوسرے کی دل آزاری کا باعث ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسے کے مقاصد میں باہم محبت و مؤاخات قائم کرنا اور ایک دوسرے کیلئے اس تعلق میں نمونہ بننا بھی قرار دیا ہے یہ نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے دکھائے تھے اور آج یہ نمونے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند سے سیکھ کر دنیا کو دکھانے ہیں پس آپسی رنجشوں کو ختم کریں اور دنیا میں محبت و پیار کا پیغام پہنچائیں ہمیشہ صلح کی کوشش کریں بھائی بھائی کے حقوق ادا کرے خاوند بیوی کے حقوق ادا کرے کاروباری لوگ اپنی کاروباری رنجشوں کو دور کریں اور یہ سب اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کریں تاکہ ہمارے دل آخرت کی طرف مائل ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا کمانے سے منع نہیں کیا بلکہ اس بات سے منع کیا ہے کہ دنیا کا حصول نفرتوں کے بیج بو کر کیا جائے۔

فرمایا پھر ایک مقصد جلسہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں انکسار اور تواضع پیدا ہو یہ خلق ایسا ہے کہ جب انسان میں پیدا ہو جاتا ہے تو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جاتی ہے دنیا میں آج جتنا فتنہ و فساد برپا ہے یہ سب تکبر کی وجہ سے ہے اگر تکبر ختم ہو جائے اور انکسار اور عاجزی آ جائے تو پھر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلما یعنی رحمٰن خدا کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی اور انکساری سے اور جھک کر چلتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس میں ذرہ بھر تکبر ہوگا خدا اسکو جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا پس یہ باتیں ہیں جو ہم نے اپنے اندر جلسے کی برکات کے نتیجہ میں حاصل کرنی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو مقدم نہ کرے خادم القوم بننا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے جھک کر ملنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور غصے کو اور تلخ بات کو پی جانا انتہا درجے کی جوانمردی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا

(باقی صفحہ 19 پر دیکھیں)

آپ وہ خوش قسمت عورتیں ہیں جن کو ایسے امام کو ماننے کی توفیق ملی جس نے آج پھر آپ کے حقوق قائم کرنے کا حکم دیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ھوکر عھد بیعت کے بعد اس کو نبھانے کی کوشش کریں کہ آج دنیا کی نجات اللہ کے احکامات پر عمل کرنے میں ھے

خلاصہ خطاب حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے لجنہ اماء اللہ بر موقعہ جلسہ سالانہ یوکے 29 جولائی 2006ء

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز مورخہ 29 جولائی کو ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے چار بجے شام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا اپنے خطاب سے قبل اور تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد حضور نے ہونہار طالبات کو گولڈ میڈل عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کی ابتدا تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ سے کی ابتدائے خطاب میں حضور نے آیت قرآنی مَاعِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ باقٍ وَلَنَجزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَھُمْ بَاَحْسَنِ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَکَرٍ اَوْاُنْثٰی وَھُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا ایک احمدی مسلمان عورت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا شکر کرے کم ہے کہ اسنے اسے یا تو احمدی گھروں میں پیدا کیا اور یا احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی جہاں نہ صرف ہمیں اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کا علم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا بلکہ آپ نے قرآن مجید کے مطابق اپنے ماننے والوں کو اس بات کی تلقین کی کہ عورت کا حق اسے دو عورت کی عزت کرو اور نرمی اور پیار سے اس سے پیش آؤ ایک بار اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی کے اپنی بیوی پر سختی کرنے کی وجہ سے آپ کو الہاماً توجہ دلائی کہ عورتوں سے سختی نہ کرو بلکہ ہمیشہ ان سے نرمی اور محبت و پیار کا سلوک کرو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ جن کا صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک بڑا مقام تھا ان کے اپنی بیوی پر سختی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا یہ طریق اچھا نہیں ہے اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو پس وہ لوگ جو عورتوں سے بے جا سختی کرتے ہیں بعض ایسی سختی کرتے ہیں کہ ان میں اور بہائم میں کوئی فرق نہیں یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔

یہ مت سمجھو کہ عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو ذلیل قرار دیا جائے نہیں نہیں ہمارے ہادی کامل نے فرمایا ہے کہ خیر کم خیر کم لا ھلہ وانا خیر کم لا ھلی کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال سے اچھا سلوک کرتا ہوں جس کی بیوی کے ساتھ معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں دوسروں کے ساتھ بھی وہی اچھا سلوک کر سکتا ہے جس کا اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک ہو یہ اس تعلیم کی جھلک ہے جو اسلام نے ہمیں دی اور جو نئے سرے سے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھائی وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ جہاں اسلام کے اور دوسرے احکام کو نذر انداز کر دیا گیا وہیں عورت کے حقوق کی بھی خلاف ورزی کی جانے لگی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے مامور کو فرمایا ہے کہ عورتوں کے حقوق قائم کرو۔ پس آپ وہ خوش قسمت عورتیں ہیں جن کو ایسے امام کو ماننے کی توفیق ملی جس نے آج پھر آپ کے حقوق قائم کرنے کا حکم دیا ہے پھر آپ کو کس قدر اللہ کا شکر گذار ہونا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم میں جو تبدیلیاں پیدا کرنی چاہی ہیں ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے قرآن کریم نے بہت سے احکامات دئے ہیں اور عورتوں اور مردوں دونوں کو دئے ہیں اسلئے ان کی بجا آوری کی کوشش کرو اگر تم یہ اعمال صالحہ بجالاؤ گی تو اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ اپنے انعامات سے نوازتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نَحْنُ اَوْلِیَا ؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَامَا تَشْتَھِی اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَامَاتَدَّعُوْنَ۔

ترجمہ:۔ ہم اس دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اسمیں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ پس خدا پر ایمان اور ایمان پر ثابت قدم رہنا ہی ایسی خوشخبریوں کے دروازے کھولتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں پاکیزہ زندگیاں عطا ہوتی ہیں لیکن اگر تم اعمال صالحہ نہیں کرو گی اور دنیا کے ان عارضی فائدوں کو اپنا مُنتہاءِ مقصود بنالو گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماعندکم ینفد وما عند اللہ باقٍ جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہے گا پس دیکھیں اور سوچیں کہ وہ کس قدر بے وقوف ہوگا جو ختم ہونے والے سودے کو لے لے اور ہمیشہ رہنے والے سودے کو چھوڑ دے اللہ کی خاطر تو دنیا کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اللہ کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں لیکن یہ عارضی ہیں جو بے صبری دکھاتا ہے وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اس کا نقصان اس کو ہی پہنچتا ہے پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے نیک اور صالح اعمال بجالاؤ تا کہ اللہ کے وعدے کے مطابق اللہ کے اس فرمان کے مصداق بنو کہ ولنجزینھم اجرھم باحسن مَا کا نوا یعملون۔

ترجمہ۔ اور انہیں ضرور انکا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس ہر احمدی عورت ہمیشہ اپنے سامنے اس بات کو رکھے کہ اس نے اس زمانے کے لہو ولعب چکا چوند اور فیشن کے پیچھے نہیں پڑنا بلکہ ہمیشہ کی جنتوں کو حاصل کرنے کیلئے اس زمانے کے امام کے احکامات پر عمل کرنا ہے اور یہی چیزیں ہیں جو آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی نسلوں کو بھی انعاموں کا وارث بنائے گی۔ اللہ کے وعدے کبھی غلط نہیں ہو سکتے یاد رکھیں شیطان نے تو شروع سے ہی یہ عہد کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان لانے والوں کو گمراہ کرے گا اور اس آخرین کے زمانے میں تو شیطان کے دجل اور وسوسے بہت بڑھ جانے تھے آج کی احمدی عورت کو شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بہت دعا کرنی چاہئے کیونکہ اس زمانہ میں دجالی اور طاغوتی طاقتیں بڑے زور سے حملے کر رہی ہیں جو وسوسے ڈالکر پیچھے ہٹ جاتی ہیں پس بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہئے بہت سی چیزیں جو بظاہر اچھی نظر آ رہی ہوتی ہیں وہ بھی بھیانک نتائج دکھاتی ہیں اور شیطان انسان کو بہکاوے میں لاکر گمراہ کر دیتا ہے مثلاً شیطان کہتا ہے کہ فلاں علم حاصل کرو لیکن اگر کسی خاص قسم کے علم کیلئے حالات ایسے ہیں کہ کسی احمدی عورت کے تقدس کا انتظام نہیں ہے تو بہر حال اس ماحول کا اثر تو ہوگا ہی دور دراز کے ملکوں میں جہاں تعلیم حاصل کرنے جائیں گی ماحول کے زیر اثر حجاب اترے گا پھر ایسے خوفناک نتائج بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ساری عمر کیلئے بدنامی کا داغ لگ جاتا ہے شرمندگی کی وجہ سے بچی کے ماں باپ جماعت سے تعلق کم کرنے لگ جاتے ہیں اور ایسے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہو جاتا ہے جہاں مکمل طور پر دنیاداری ہوتی ہے اگر یہ تعلق ایک لڑکے اور لڑکی کا شادی کی صورت میں ہوتا ہے تو آئندہ کی نسل احمدی نہیں رہتی اور پھر یہ احساس کہ ہم نے جوانی کے جوش میں غلط فیصلہ کیا تھا بڑھتا چلا جاتا ہے بعض دفعہ جوش میں ماں باپ یہ کہتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک وقت گذرنے کے بعد جب یہ لوگ دین سے دور ہو جاتے ہیں تو پھر خیال آتا ہے کہ ہم نے تو بہت برا کیا ہے تو دیکھیں تعلیم حاصل کرنا ایک جائز کام ہے لیکن اس تعلیم کی وجہ سے ان شرائط پر عمل نہ کرتے ہوئے جو اللہ نے عورت کے تقدس کیلئے بیان فرمائی ہیں شیطان کے وساوس کی وجہ سے ایک صحیح کام کے غلط نتائج سامنے آجاتے ہیں اور اسطرح ایک صحیح عمل بھی غیر صالح ہو جاتا ہے شادی کرنا صالح عمل ہے لیکن غلط جگہ شادی کرنا غیر صالح ہو جاتا ہے فرمایا یہ مثالیں اگرچہ اکادکا ہیں لیکن فکر پیدا کر دیتی ہیں بعض احمدی لڑکیاں اپنی آزادی کے حق کے اظہار کے طور پر غیروں سے شادیاں کر لیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اہل کتاب ہیں لیکن اس بات کو نہیں بھولنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین و دنیا میں کامیاب شادی کیلئے دین کو اولیت دینے کا ارشاد فرمایا ہے پس کوئی کام ایسا نہ کریں جس سے آپ کے تقدس کو حرف آتا ہے اسلئے احمدی بچیاں پڑھائی میں ایسی لائنیں اختیار کریں جو ان کو اور انسانیت کو فائدہ دینے والی ہوں احمدی بچیاں پڑھائی میں ہوشیار ہوتی ہیں انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور دین کی تعلیم حاصل کرنے کو ترجیح دینی چاہئے جس سے ان کی آئندہ نسلوں کا بھی فائدہ ہو اگر ہر احمدی عورت اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کر لے گی کہ اس نے ہر صورت میں اللہ کے احکام کی پابندی کرنی ہے تو آپ دیکھیں گی کہ دنیا میں احمدیت بڑی تیزی سے پھیلتی جائے گی اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرو۔ فرمایا اسی طرح پردے کا حکم ہے جو عورت کے تقدس کی حفاظت کیلئے ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا۔

ترجمہ: اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو اس میں سے از خود ظاہر ہو اس میں یہ بتایا ہے کہ لباس ایسا ہونا چاہئے کہ جس سے ننگ ظاہر نہ ہو اس لئے لڑکیوں کو جینز اور بلاؤز وغیرہ جیسے ننگ پن کو ظاہر کرنے والے لباس نہیں پہنے چاہئیں جن باتوں میں اللہ تعالیٰ نے کھول کھول کر احکام دے دئے ہیں ان کے عمل صالح ہونے میں ذرا بھی تردد نہیں ہونا چاہئے اگر ایک عورت ڈاکٹر ہے تو وہ سکارف لے سکتی ہے لیکن پھر چہرے پر میک اپ نہیں ہونا چاہئے لیکن جو

(باقی صفحہ 19 پر دیکھیں)

میزان میں حُسنِ خلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تعلق سے کارکنان جلسہ کو ایمان افروز نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21.7.06 بمقام مسجد بیت الفتوح U.K

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا انشاء اللہ آئندہ جمعہ سے جلسہ سالانہ یو کے شروع ہو رہا ہے اس اعتباز سے کہ یہ جلسہ اس مرتبہ ایک نئی جگہ '' حدیقۃ المہدی'' میں ہوگا اس لئے اس جمعہ میں کارکنان جلسہ کو، جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات دینا چاہتا ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک اور جلسے کی برکات دکھانے کے سامان پیدا فرمادیئے ہیں اور یہاں کے نوجوان بچے بوڑھے مستورات اور چھوٹی بچیاں بھی جلسے کی تیاری میں اور اپنی اپنی ڈیوٹیوں میں مصروف ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ تعداد پانچ ہزار کارکنان پر مشتمل ہوگی جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے خود کو پیش کرنے کے لئے بے چین ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں جو اپنی روحانی علمی اور اخلاقی معیاروں میں بہتری کیلئے یہاں جمع ہو رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ خلیفہ ٔ وقت کی موجودگی کی وجہ سے یہ جلسہ ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس جلسے کی اہمیت کے پیش نظر انہیں اپنی ڈیوٹیوں کے بارہ میں یاددہانی کرائی جاتی ہے فرمایا اگر مہمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو سب سے زیادہ مجھے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہ مسیح موعود کے وہ پیارے مہمان ہیں جو صرف اور صرف ربانی باتوں کو سننے کیلئے جلسہ میں آرہے ہیں اس لئے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے اور حتی المقدور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ کسی بھی مہمان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ کارکنان کو اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہئے اگر چہ بعض سورتوں میں یہ کام بہت مشکل ہوتا ہے لیکن ہم نے ہر حال میں قربانی پیش کرتے ہوئے مہمانوں کا خیال رکھنا ہے ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُس غیر آدمی کی بھی خدمت اپنے ہاتھوں سے کی تھی جس نے بستر، غلاظت سے گندا کر دیا تھا۔ وہ تو غیر تھا آپ نے تو ایسے لوگوں کی خدمت کرنی ہے جو اس قدر گھٹیا معیار کے نہیں ہونگے۔ پس ہمیں ہمیشہ بلند حوصلگی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہوگا اگر کسی مہمان کے منہ سے کسی وقت کوئی تیزی کی بات نکل جائے یا سخت الفاظ نکل جائیں تو کارکنان کو ہمیشہ صرفِ نظر سے کام لینا چاہئے۔ قرآن مجید کی ہمیں یہی تعلیم ہے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا یعنی لوگوں سے نرمی سے پیش آؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میزان میں حسنِ خلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں اور اچھے اخلاق کا مالک اس کی وجہ سے صوم وصلوٰۃ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہمانوں کے نازک جذبات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں مہمان کا دل آئینہ کی طرح نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح آپ نے فرمایا دیکھو بہت سے مہمان آتے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب ہے کہ سب کو قابلِ تعظیم جانکر تواضع کرو فرمایا اس دفعہ اندرون اور بیرون ملک سے بہت سے مہمانوں کی آمد کی اطلاعات ہیں بعض بڑے جذباتی ہو کر لکھتے ہیں کہ ہم جلسے میں شامل ہونے اور آپ سے ملنے کے لئے آرہے ہیں اس لئے ہر وہ مہمان جن کو آپ جانتے ہیں یا نہیں جانتے یا جو امیر ہے یا غریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق سب کو قابل تعظیم جان کر تواضع کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس مرتبہ جلسہ سالانہ ایک نئی جگہ '' حدیقۃ المہدی'' میں منعقد ہو رہا ہے اس علاقے کے لوگوں نے اور انتظامیہ نے بہت مشکل سے یہاں جلسے کے انعقاد کی اجازت دی ہے ان کے بعض شبہات تھے جو اللہ کے فضل سے اب دُور ہو گئے ہیں اس لئے چونکہ یہ نیا علاقہ ہے اور ہمارے پڑوس میں نئے لوگ ہیں اس لئے کسی کو شکایت کا موقعہ نہیں ملنا چاہئے بلکہ انکو بھی اسلامی اخلاق سے اپنا گرویدہ بنائیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہمارا ہتھیار دعا ہے دعا میں مصروف رہیں مہمان اور میزبان دعا میں وقت گزاریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہوں حضور نے مزید فرمایا کہ اس وقت جمعہ میں ہمارے درمیان سیرالیون کے صدر مملکت بھی موجود ہیں جو یہاں دورے پر آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے ہماری مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ ہمارے معزز مہمان ہیں ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ڈیوٹیاں احسن رنگ میں ادا کرنے اور دعاء کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁

دفتر نشر واشاعت قادیان کا سنگ بنیاد

مورخہ ۲۹ جولائی کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے شام ساڑھے پانچ بجے دارالانوار میں واقع کوٹھی ڈپٹی شریف احمد صاحب کے نزدیک دفتر نشر واشاعت کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے ناظران نائب ناظران اور مدعو احباب نے شرکت کی اس عمارت کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے منظوری مرحمت فرمائی تھی جسمیں دفتر نشر واشاعت نمائش ہال ایم ٹی اے اور آڈیو ویڈیو کے دفاتر قائم کئے جائیں گے اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے بعد ناظر صاحبان، درویشان قادیان اور نائب ناظران اور دیگر معززین نے اپنے ہاتھ سے بنیاد میں اینٹ نصب کی یہ سارا انتظام ایڈیشنل ناظر صاحب تعمیرات قادیان کے زیر اہتمام عمل میں آیا یہ عمارت سات ایکڑ پر مشتمل زمین پر تیار ہوگی

(ناظر نشر واشاعت قادیان)

افسوس مکرم عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد وفات پاگئے

افسوس میرے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی آف حیدرآباد ۱۹۔۷۔۰۶ء کو بعمر ۹۳ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ جناب محمد عثمان صاحب مرحوم آف حیدرآباد کے بیٹے تھے قادیان میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی پھر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے بی ایس سی کیا آپ نے بی ایس سی فزکس میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے فرسٹ پوزیشن لیکر گولڈ میڈل حاصل کیا بعدہ لاء کالج عثمانیہ یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور سرکاری ملازمت سیکرٹریٹ میں اسسٹنٹ سیکرٹری کی حیثیت سے شروع کی ۱۹۶۸ میں وظیفے پر نوکری سے سبکدوشی حاصل کی اور اب تک وظیفہ حاصل کیا دوران ملازمت اور بعد ازاں میرے والد جماعت کے مختلف عہدوں جیسے قاضی حیدرآباد، نائب امیر سیکرٹری تبلیغ وامور عامہ پر فائز رہے اور احسن رنگمیں خدمت کی بہت اچھے مقرر قاری اور مضمون نگار تھے دوران زندگی کئی افراد کو احمدیت میں شامل کرنیکا شرف حاصل کیا دعا گو صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار تھے آپکی اہلیہ ۱۹۹۸ میں وفات پاگئیں آپکے جملہ چار لڑکے اور پانچ لڑکیوں میں سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ بچگان اور عزیز واقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ آپکا تابوت ۲۱ جولائی بروز جمعہ قادیان پہنچا اور شام سات بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔ اعانت بدر -/100

(محمد عطاء اللہ حیدرآباد)

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُس کی تعریف میں پکڑا ہے قلم میں نے آج
جس کو حاجت نہیں مِدحت کوئی اس کی لکھے
وہ محمدؐ ہے ، خدا خود ہے ثناخواں اُسؐ کا
نقش تعریف کے سب ذات سے اُسؐ کی ابھرے
عالَمِ قدس میں جاری ہے سدا اُسؐ کا بیاں
ذرے ذرے کی زباں اُسؐ کی ثنا میں بولے
جس کی تخلیق کی خاطر بنے یہ کون و مکاں
اُسؐ کی توصیف کا حق کیسے ادا ہو مجھ سے
باعثِ فخر ہے اُس ذات کی مِدحت کہنا
ایک اک لفظ سعادت ہے جو منہ سے نکلے
جس کو توفیق ملے اِس کی ، ہے احسانِ خدا
تحفۂ نظرِ کرم ہے جسے چاہے ، دے دے
میں نے سوچا کہ لکھوں میں بھی کوئی نعتِ نبیؐ
لاؤں وہ لفظ کہاں سے جو کوئی بات بنے
تیرے محبوبؐ کی دن رات میں نعتیں لکھوں
اپنے راشد کو خدایا یہ سعادت دے دے

(عطاء المجیب راشد۔لندن)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 جولائی 2006 بمقام حدیقۃ المہدی

ہم یہاں اسلام سیکھنے اور اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے عہد کی تجدید کرنے آئے ہیں

جلسہ سالانہ U.K کے موقعہ پر مہمانوں اور میزبانوں کو حضور انور ایدہ اللہ کی زرّیں نصائح

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے برطانیہ کے 40ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا آج شام سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ باقاعدہ شروع ہو رہا ہے جلسہ سالانہ کا آغاز ویسے تو جلسے کی تیاریوں سے ہی شروع ہو جاتا ہے لیکن جلسے کے ایام کے لحاظ سے آج جلسے کا پہلا دن ہے اس دفعہ مہمان کچھ جلدی آنے شروع ہو گئے۔ پاکستان ہندوستان اور بعض دیگر ممالک کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی حکومت نے نہایت فراخ دلی سے ویزے دئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا عطا فرمائے۔ فرمایا ایک خاص تعداد سادہ مزاج اور دیہاتی لوگوں کی اس جلسہ میں پہلی مرتبہ آئی ہے اس لئے ان کی مہمان نوازی میں فرق نہیں آنا چاہئے مہمانوں کو مخاطب کر کے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ ایک خاص مقصد لے کر اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں آپ کے یہاں آنے کا مقصد کسی دنیوی میلے میں شامل ہونا نہیں ہے بلکہ اپنی روحانی ترقی کیلئے آپ آئے ہیں۔ فرمایا مہمانوں میں اکثریت یو کے کی ہے جنکے رشتے دار اور لواحقین یہاں جلسے کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں ایسے مہمانوں کو اپنے ڈیوٹیاں دینے والے رضا کاران سے خدمت کی ناجائز توقعات نہیں رکھنی چاہئیں۔ جہاں میزبانوں کو مہمانوں کی عزت واحترام کا حکم ہے کہ مہمان کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے وہیں مہمان کو بھی حکم ہے کہ تم بھی خدمت کرنے والوں پر بلا وجہ کسی قسم کا بوجھ نہ بنو ان سے غلط توقعات وابستہ نہ کرو اور ان خدمت کرنے والوں کے احسان مند بنو اور ان سے خوش خلقی سے پیش آؤ یہی خوش خلقی، لحاظ، احسانمندی اور شکر گزاری مہمانوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے تب اُس معاشرے کی بنیاد پڑے گی جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم پر عمل کرنے والا معاشرہ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں رش بہت ہوتا ہے مختلف طبقات کے لوگ آئے ہوتے ہیں اور نظام جماعت ہر ایک کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتا ہے بعض قوموں کے معززین بھی جلسہ پر آئے ہوتے ہیں ان کے مزاج اور ملکی حالات کے مطابق ان کے لئے مہمان نوازی کا انتظام کیا جاتا ہے اس کے علاوہ احمدیوں میں سے بھی بعض کے لئے ان کے مزاج کے مطابق مہمان نوازی ہوتی ہے لیکن پھر بھی انتظام میں کمیاں رہ سکتی ہیں اگر کسی کی صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو سکے تو مہمان کا کام نہیں ہے کہ بُرا منائے اگر مزاج کے مطابق نہیں ہے پھر بھی صبر شکر کر کے کھانا کھا لینا چاہئے یا پھر بغیر اعتراض کے وہاں سے آجائیں اور کسی کارکن کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ تمہارا کھانا ہمارے معیار کا نہیں ہے آپ بازار میں جا کر اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کو میزبان کی طرف سے جو دیا جائے اسے خوشی سے کھا لینے کی نصیحت فرمائی ہے اسی طرح بعض لوگ رہائش پر اعتراض کر دیتے ہیں اگر آپ جماعتی نظام کے تحت آئے ہیں تو پھر جماعت جو انتظام کرے اسے بخوشی قبول کر لینا چاہئے اصل مقصد تو وہ روحانی غذا ہے جو آپ کھانے کے لئے یہاں آئے ہیں اس کی طرف آپ توجہ دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسے کو خالصۃً لِلّٰہی قرار دیا ہے اس لئے ہر آنے والا یہ سوچ کر آئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق جلسے کے ایام گزارنے ہیں ہم یہاں اسلام سیکھنے اور اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی عہد کی تجدید کرنے آئے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس سال پہلی مرتبہ "حَدِیْقَۃُ الْمَہْدِیْ" میں ہمارا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اس جگہ کو مہدی کا باغیچہ بنا دے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے جتنا زیادہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں گے اتنا زیادہ آئندہ جلسوں کے انعقاد میں سہولتیں پیدا ہونگی۔ آپ کی کوئی بھی حرکت جو اس حدیقۃ المہدی کے کسی کونے میں بھی ہوگی وہ آپ کے اخلاق نہیں دکھلا رہی ہوگی بلکہ جماعتی تصویر دکھا رہی ہوگی۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے پروگرام کو بغور سننے نمازوں کے اوقات میں سو فیصد حاضر رہنے ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور امت مسلمہ کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی اسی طرح فرمایا کہ بلاوجہ نعرے نہ لگائیں جماعتی انتظام کے تحت نعرے لگائے جائیں گے۔ پارکنگ اور صفائی کا خیال رکھیں۔ خواتین پردے کا خیال رکھیں۔ کھانا ضائع نہ کریں۔ حفاظتی نقطۂ نگاہ سے نگرانی کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ جب آپ سے آپ کا کارڈ مانگا جائے تو انتظامیہ کو دکھائیں۔ اپنی قیمتی چیزوں کی خود حفاظت کریں۔ بچوں کی مارکی الگ لگائی گئی ہے مائیں وہاں بچوں کے ساتھ بیٹھیں تاکہ جلسے کے پروگراموں میں اور نمازوں میں کوئی خلل نہ واقع ہو۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصری العزیز نے حضرت مسی موعوز علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو حضور نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں اور فرنایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔

❀❀❀❀❀

ولادت :: اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ زکیہ شمس اہلیہ مکرم راشد خطاب فائز آف فلسطین (اسرائیل) کو ۱۷۔۶۔۰۶ء کو بیٹی سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ نے بچی کا نام یسریٰ خولہ راشد تجویز فرمایا ہے بچی وقف نو کے تحت وقف ہے جو مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم مبلغ سلسلہ کی نواسی اور مکرم فائز یونس خطاب صاحب آف فلسطین کی پوتی ہے بچی کے صالح خادم دین کے لئے درخواست دعا ہے اعانت بدر -/100

(سکینہ سلطانہ شمس قادیان)

درخواست دعا :: مکرم سید مبارک شاہ صاحب ہمبرگ کا دل کا بائی پاس کا آپریشن ہوا ہے اور گھر واپس آگئے ہیں لیکن کمزوری بہت ہے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم امجد صاحب جرمنی اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی، بچوں کے صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مکرم عطاء الٰہی خان آف جرمنی اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور بچوں کے نیک صالح خادم دین بننے، کاروبار میں برکت تمام بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں اعانت بدر -/100 (بشیر الٰہی خان قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260

(M) 98147-58900

E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

نظامِ وصیت اور ہماری ذمہ داریاں

صدیق اشرف علی موگرال، کیرلہ

(قسط: 2آخری)

دور خلافت خامسہ کا ایک عظیم الشان نشان

یہ خدا تعالیٰ کی جانب سے ایک الٰہی نشان ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 سال قبل یعنی یکم اگست 2004ء کو احباب کے سامنے یہ تحریک رکھی تھی کہ:۔

’’میری خواہش ہے کہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار وصایا ہو جائیں‘‘

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش پوری فرمائی اور آپ نے لندن جلسہ کے موقعہ پر مورخہ 30.7.05 کو اعلان فرمایا نظام وصیت میں نئے شامل ہونے والوں کی تعداد 16148 (درخواست دہندہ کی شکل میں) ہوگئی ہے

آپ اندازہ کریں کہ گذشتہ 99 سال میں نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد اڑتیس ہزار تھی اس سے قریباً نصف لوگ صرف ایک سال میں اس مبارک تحریک میں شامل ہوئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ خدائی تحریک تھی نیز یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے قائم کردہ خلیفہ کے ساتھ ہے۔

نظامِ وصیت اور قیام توحید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت کے شروع میں ہی توحید پر خاص زور دیا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

’’اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں...... اور وہ راستباز وں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اُسی سے اس کی پسندیدہ راہ کی شناخت کی جاتی ہے‘‘۔ (الوصیت صفحہ 12و13)

رسالہ الوصیت اور مسئلہ وفات مسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں مسئلہ وفات مسیح کو بھی تشنہ رہنے نہیں دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دے دی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت فلما توفیتنی کنت أنت الرقیب علیهم شاہد ہے‘‘

(الوصیت صفحہ 16)

امتی نبی کے آنے کا جواز از روئے قرآن و حدیث

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے...... اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے...... لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا...... ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آسکتے ہیں...... یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا نبی اللہ و اما مکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں‘‘ (الوصیت صفحہ 15)

عذابوں کے آنے کا ذکر

آپ نے رسالہ الوصیت میں آئندہ آنے والے عذابوں اور آفات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

’’میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی...... دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے...... اور خدا نے فرمایا زلزلة الساعة یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نری آیات و نهدم ما یعمرون۔ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے...... زمین کے بعض حصوں کو زیروزبر کردے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا‘‘

(الوصیت صفحہ 17-18)

’’دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ (الوصیت صفحہ 5)

بہشتی مقبرہ کے قیام کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں بہشتی مقبرہ کے قیام کا مقصد درج ذیل ہے۔ فرماتے ہیں۔

’’خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے ...... ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں...... اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی‘‘۔

(رسالہ الوصیت صفحہ 19)

بہشتی مقبرہ کیلئے مسیح کی دعائیں اور خدائی بشارات

آپ نے بڑے درد الحاح سے بہشتی مقبرہ کیلئے دعائیں کیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

’’میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔

’’پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی انکے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔‘‘

’’پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیرے راہ میں اپنے دل و جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں آمین یارب العالمین‘‘

(الوصیت صفحہ 19 تا 21)

اس بہشتی مقبرہ کے بارے میں خدا تعالیٰ کی جانب سے بشارات کا ذکر کرتے ہوئے آپ یہ فرماتے ہیں۔

’’اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیها کل رحمة یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتار دی گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں کہ اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں‘‘ (الوصیت صفحہ 21)

وصیت کیلئے تین شرطیں

ان شرائط کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا ایسے قبرستان کیلئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطین ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا‘‘

(الوصیت صفحہ 23)

ان تین شرطون میں ایک یہ ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی آمد اور اپنی جائیداد اور تمام ترکہ کا کم از کم دسواں حصہ جماعت کو ادا کرے۔

تیسری شرط یہ بیان فرمائی کہ ’’اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو‘‘ (الوصیت صفحہ 25)

بہشتی مقبرہ کے قیام کی غرض

موصیان کیلئے الگ قبرستان بنانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں‘‘۔ (الوصیت صفحہ 25)

حرفِ آخر

الغرض ہم نظام وصیت پر جتنا غور کریں گے اتنی ہی نئی سے نئی باتیں اُس سے نکلتی رہیں گی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب الوصیت کو جتنی بار ہم پڑھیں گے اتنی بار اُس میں سے معرفت کے نئے نئے نکتے نکلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ۔

ہماری ذمہ داریاں

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم میں جنہوں نے وصیت نہیں کی وہ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو وصیت کے مبارک تحریک میں شامل ہوں اور جو خدا تعالیٰ کے ذریعہ قائم شدہ اس نظام میں شامل ہیں ان کو چاہئے کہ وہ الوصیت کی تمام ہدایات پر پوری طرح کاربند ہونے کی کوشش کریں۔ اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں اور خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف رکھیں۔

وصیت کرنے میں جلدی کرنا اور سستی نہ کرنا

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

’’یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلد

(باقی صفحہ 19 پر دیکھیں)

فرانس — ایک تعارف

سرکاری نام: جمہوریہ فرانس

پرانا نام: گال

وجہ تسمیہ: قبیلہ فرانک کی نسبت سے اسے فرانس کا نام دیا گیا۔

محل وقوع: مغربی یورپ

حدود اربعہ

اس کے شمال میں رود بار انگلستان، بیلجیئم اور لکسمبرگ۔ مشرق میں جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور اٹلی جنوب میں بحیرہ روم، سپین اور انڈورا۔ مغرب میں بحر اوقیانوس واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال

فرانس یورپ کا تیسرا بڑا ملک ہے۔ جو بحیرہ شمال بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کے ساحلوں پر واقع ہے اس کی مشرق سے مغرب لمبائی 974 کلومیٹر اور شمال سے جنوب چوڑائی 950 کلومیٹر ہے۔ ملک کا زیادہ علاقہ زرخیز، ہموار اور میدانی پیچ دار پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ جنوب مغرب میں پائیرینس کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ جنوب مشرق میں ایلپس کا پہاڑی سلسلہ اسے اٹلی اور سوئٹزرلینڈ سے جدا کرتا ہے۔ شمال مشرق میں ووسکس کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ وسطی علاقہ اونچا اور میدانی ہے۔ شمال اور مغرب میں سینے، لوئرے گارون اور رہائن دریا بہتے ہیں۔ ساحل کی لمبائی 3427 کلومیٹر ہے۔

رقبہ: 5,47,030 مربع کلومیٹر

آبادی: پانچ کروڑ نوے لاکھ نفوس (2000)

دارالحکوت: پیرس (23) لاکھ

بلند ترین مقام: مونٹ بلانک 4808 میٹر

بڑے شہر: لیون مارسیلے، نائس، تولوس، سٹراس برگ، ننتس، بورڈیاکس، لیلے، اینگرس، لامانس

سرکاری زبان

فرانسیسی۔ دیگر بڑی زبانیں، برٹون، الساتیان، جرمن، عربی، فلیمش، اطالوی، باسک

مذاہب

عیسائی (رومن کیتھولک 90 فیصد، پروٹسٹنٹ 3 فیصد) مسلمان ۴ فیصد، یہودی ایک فیصد۔

اہم نسلی گروپ

سیلٹک، لاطینی، ٹیوٹونک سلاوک شمالی افریقن وغیرہ

یوم آزادی: ستمبر 1944ء

رکنیت اقوام متحدہ

24 اکتوبر 1945ء

کرنسی یونٹ

یورو Euro (یورپین سنٹرل بینک 1998ء)

انتظامی تقسیم:: 22 ایڈمنسٹریٹو ریجن 95 ڈیپارٹمنٹ

موسم: یہ معتدل اور خوشگوار آب و ہوا کا ملک ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 794 ملی میٹر ہے۔

اہم زرعی پیداوار

چقندر، مکئی، چاول، پھل و سبزیاں، جو، جئی، آلو، انگور، گندم، زیتون، (مویشی، بھیڑیں، سؤر، پولٹری)

اہم صنعتیں

فولاد، کیمیائی اشیاء گاڑیاں، جہاز سازی، اسلحہ، پرفیوم، عطریات، کپڑا، شراب، بجلی کا سامان، کاغذ فرنیچر، سیمنٹ۔

اہم معدنیات

باکسائٹ، لوہا، المونیم، یورینیم، نمک، قدرتی گیس، پٹرولیم، (یہ خام لوہے کی پیداوار میں دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے)

مواصلات

قومی فضائی کمپنی ''ایئر فرانس'' (64 ہوائی اڈے) مارسیلے، لی ہاردے، نینٹس، بورڈیاکس، روئن، ۵ بڑی بندرگاہیں ہیں۔ ملک میں اعلیٰ اور تیز رفتار ترین سروس موجود ہے۔

تاریخی پس منظر

فرانس کو خوشبو اور خوابوں کا دیس بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک قدیم ملک ہے اور اس کی تاریخ بھی کافی پرانی ہے۔ اسے سب سے پہلے کیلٹک Celtic گال قبائل نے آباد کیا جن کی وجہ سے اسے گال کا نام دیا گیا۔ اس کے بعد 600 قبل مسیح میں یونانیوں نے بحیرہ روم کے ساتھ اپنی آبادیاں قائم کیں۔ بعد ازاں فرانکس نامی قبیلہ آباد ہوا۔

57 قبل مسیح سے 51 قبل مسیح کے درمیان جولیئس سیزر نے اسے فتح کیا۔ 50 ق م میں رومنوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ انہوں نے 500 برس یہاں حکومت کی۔ فرینکش جس کا تعلق ٹیوٹونک قبیلے سے تھا 250 میں مشرق سے یہاں آیا۔ ۵ ویں صدی عیسوی تک فرانس رومن ایمپائر کا حصہ رہا۔

5 ویں صدی عیسوی میں میرووینگیان فرانکس نے رومنوں کو یہاں سے نکال باہر کیا۔ 451ء میں اس نے وسگوتھ اور برگنڈی کی مدد سے اٹیلا کو شکست دی۔ 458ء میں چلڈرک اول میرووینگیان کا لیڈر بنا۔ اس کے بیٹے کلووس اول نے جو 481 میں بادشاہ بنا اس نے فرانسیسی بادشاہت کی بنیاد ڈالی۔ 486ء میں فرانس ایک آزاد باشاہت بن گیا۔ گلووس اول نے 496ء مین جرمنوں کو شکست دی۔ اس کے بعد اس نے عیسائی مذہب اختیار کر کے پیرس کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ کلووس کی نسل نے 751ء تک فرانس پر حکومت کی۔ اس کا آخری حکمران چلڈرک سوم تھا۔

751ء میں پیپن دی شارٹ نے چلڈرک سوم کو معزول کر کے کیرولنجین سلطنت کی بنیاد رکھی۔ پیپن کا بیٹا شارلمین (چارلس دی گریٹ) 768ء میں فرانس کا بادشاہ بن گیا۔ شارلمین کے عہد میں فرانسیسی حکومت یورپ کے بڑے حصے تک پھیل گئی۔ اس سلطنت میں موجودہ فرانس، جرمنی، اٹلی کے کچھ حصے، سپین اور آسٹریا شامل تھے۔ شارلمین نے ریاست میں بزور طاقت عیسائیت کو فروغ دیا۔

چارلس اول کے عہد 77-840) ء کے دوران 843ء میں یہ سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی لیکن اس پر ایک ہی خاندان حکومت کرتا رہا۔ جاگیرداری نظام کا نفاذ کیرولنجین خاندان کے زوال کا باعث بنا۔ اس کا آخری حکمران لوئس پنجم تھا۔ جس نے صرف ایک سال 87-986ء) حکومت کی۔

987ء میں لوئس خاندان برسر اقتدار آیا جس کا پہلا حکمران ہف کیپسٹ تھا۔ 12 ویں صدی عیسوی میں برطانوی شہنشاہوں نے فرانس پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کردیا۔ جس کے نتیجے میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان طویل کشیدگی کا آغاز ہوا۔ خاندان لوئس کا آخری بادشاہ چارلس چہارم تھا۔ جس نے 1322ء سے 1328ء تک حکومت کی۔ لوئس خاندان کیپٹین بھی کہلاتا تھا۔

1328ء میں فرانسیسی بادشاہت خاندان ویلائس کے پاس چلی گئی جس کا پہلا بادشاہ فلپ ششم تھا۔ اس نے 1328ء سے 1350ء تک حکومت کی۔

ویلائس پہلا خاندان تھا جس نے فرانس میں ایک مضبوط خاندان کی بادشاہت قائم کی۔ اسی دور میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان سوسالہ جنگ 1337ء تا 1453ء) لڑی گئی۔ جس میں فرانس تباہ اور اس کا فوجی وجود ختم ہوگیا۔

15 ویں صدی عیسوی کے اختتام پر برگنڈی اور بریٹانی خاندان بھی ویلائس میں ضم ہوگئے اور اس کی جدید ترین سرحدیں متعین ہوئیں۔ 16 ویں صدی عیسوی کے دوران پروٹسٹنٹ ازم فرانس میں پھیلا۔ اس کے علاوہ مذہبی اور خانہ جنگیوں کا دور دورہ رہا۔ ایک بڑی مذہبی جنگ پروٹسٹنٹوں اور رومن کیتھولکوں کے درمیان لڑی گئی جب 1572ء میں سینٹ بارتھولیوڈے کے موقع پر تین ہزار پروٹسٹنٹوں کو قتل کردیا گیا۔ خاندان ویلائس کا آخری حکمران ہنری سوم۔ (عہد 1574ء تا 1589ء) تھا۔

1589ء میں بوربون خاندان برسر اقتدار آیا۔ اس کا پہلا حکمران ہنری چہارم تھا۔ یہ پروٹسٹنٹ تھا لیکن اس نے کیتھولک فرقے کے ساتھ کشیدگی کا مسئلہ پرامن طور پر حل کرلیا۔

14 جولائی 1789ء میں آخری بوربون شہنشاہ لوئس XVI کے خلاف انقلاب برپا ہوا۔ جسے ''انقلاب فرانس'' کہا جاتا ہے۔ بادشاہت ختم کردی گئی اور 1792ء میں پہلی جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا۔

1794ء میں فرانس کا موجودہ جمہوری پرچم رائج ہوا۔

1799ء میں نپولین بوناپارٹ فرانس کا قونصل جنرل مقرر ہوا۔ 1802ء میں اسے تاحیات سربراہ بنا دیا گیا۔ 18 مئی 1804ء کو نپولین بوناپارٹ نے پہلی بادشاہت قائم کردی اور فرانس کا شہنشاہ بن گیا۔ اس نے اپنا لقب نپولین اول اختیار کیا۔

1815ء کو نپولین کو واٹرلو کے مقام پر شکست ہوئی اور اسے معزول کردیا گیا سابقہ شاہی خاندان بوربون پھر برسر اقتدار آگیا۔ لوئس XVIII (لوئش XVI کا بھائی) بادشاہ بن گیا۔ 1824ء میں اس کی جگہ چارلس دہم بادشاہ بنا۔ اس کے عہد میں یہاں شخصی حکومت قائم ہوئی۔ جولائی 1830ء میں انقلاب کے ذریعے چارلس دہم معزول ہوا اور ''ہاؤس آف آرلینز'' برسر اقتدار آگیا۔ اسکا صرف ایک حکمران لوئس فلپ حکومت کرسکا۔ اسے شہری بادشاہ بھی کہا جاتا ہے۔

فروری 1848ء کے انقلاب نے دوسری جمہوریہ قائم کی۔ نپولین اول کا بھتیجا لوئس نپولین بوناپارٹ فرانس کا صدر بن گیا۔ 1852ء میں اس نے فرانس میں پھر بادشاہت قائم کردی اور نپولین سوم کے نام سے شہنشاہ بن گیا۔ اس کے دور میں فرانکو پرشین (جرمنی) جنگ ہوئی اور 1870ء میں نپولین سوئم کو معزول کردیا گیا۔

1871ء میں تیسری جمہوریہ قائم ہوئی۔ اس جمہوریہ کے دور میں فرانس کی خوشحالی اور نوآبادیاتی وسعت جاری رہی۔ فرانس نے افریقہ کے بہت سے علاقے اپنے ملک مین شامل کرلئے۔

1904ء میں فرانس نے برطانیہ کے ساتھ اتحاد کرلیا۔ پہلی جنگ عظیم 18-1914 میں یورپ کی طرح فرانس نے بھی جنگ میں بھرپور حصہ لیا۔ 13 اگست 1914ء کو فرانس نے آسٹریا ہنگری سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کردیا لیکن جرمنی نے اس پر قبضہ کرلیا۔

1932ء میں صدر پال ڈومر کو قتل کردیا گیا۔ البرٹ لیبرون صدر بنا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران 3 ستمبر 1939ء کو فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ فرانس اتحادیوں کا اہم رکن تھا۔ 10 مئی 1940ء میں جرمنی نے فرانس پر قبضہ کرلیا۔ فرانس کا ایک بڑا حصہ جرمنی کے قبضے میں آگیا۔ صدر لیبرون نے استعفیٰ دے دیا۔ ایک وچی گورنمنٹ تشکیل دی گئی جو جرمنی کے ماتحت تھی۔ جرمن نواز ہنری فلپ پٹین چیف آف سٹیٹ مقرر ہوا۔

فرانس نے جنگ میں زبردست شکست کھائی۔ 14 جون 1940ء کو جرمن فوجیں پیرس میں داخل ہوگئیں 22 جون کو فرانس اور جرمنی نے جنگ بند کرنے کا فیصلہ کردیا۔ پہلی جنگ عظیم کے ہیرو مارشل ہنری فلپ پیٹن نے جنوبی فرانس میں حکومت قائم کی۔

جنزل چارلس ڈیگال نے لندن سے تحریک آزادی کا آغاز کیا۔ 25 اگست 1944ء کو اتحادی فوجوں نے

پیرس کو آزاد کرالیا۔ ستمبر میں جرمن فوجیں فرانس سے نکل گئیں اور فرانس آزاد ہوگیا۔

جرمن قبضے سے آزادی کے بعد اکتوبر 1944ء میں ڈیگال کی سربراہی میں ایک عبوری حکومت تشکیل دی گئی۔ یہ 21 جنوری 1946ء تک عبوری سربراہ رہے۔ 23 جنوری کو فیلکس گوئن کو عبوری سربراہ نامزد کیا گیا لیکن 24 جون کو ان کے استعفیٰ کے بعد جارج بدالت عبوری سربراہ بنے۔ دسمبر 1946ء میں نیا آئین نافذ ہوا۔ جس میں چوتھی جمہوریت قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔

جنوری 1947ء میں چوتھی جمہوریہ قائم کردی گئی لیکن اس جمہوریت کو بھی سیاسی استحکام نصیب نہ ہوسکا۔ 31 مئی 1958ء میں ڈیگال کو وزیراعظم مقرر کیا گیا لیکن فرانس میں سیاسی حالات بدتر ہوگئے۔ اس کے ساتھ ہی الجزائر میں مقیم فرانسیسی فوجوں نے بغاوت کردی۔

28 ستمبر 1958ء کو ڈیگال نے ایک نیا آئین نافذ کیا جس میں 5ویں جمہوریہ قائم کی گئی۔ اس کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا اور چارلس ڈیگال نئی جمہوریہ کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

1960ء میں فرانس نے کئی افریقی نوآبادیوں کو آزاد کردیا۔ 1962ء میں۔ جنرل ڈیگال نے الجزائر کی آزادی کے مسودے پر دستخط کردیئے اس طرح الجزائری حریت پسندوں اور فرانسیسی فوج کے درمیان خونی جنگ ختم ہوگئی۔

مئی 1968ء میں طالب علموں اور مزدوروں کے خونیں مظاہروں کے سبب فرانس میں زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی لیکن صدر ڈیگال نے اس پر قابو پالیا لیکن 30 مئی کو قومی اسمبلی توڑ دی گئی۔ 27 اپریل 1969ء کو ڈیگال کی پالیسیوں کی تائید کے لئے عوامی ریفرنڈم ہوا لیکن 53 فیصد ووٹروں نے ڈیگال کے خلاف ووٹ دیا چنانچہ 28 اپریل کو ڈیگال نے استعفیٰ دے دیا ان کے دست راست جارج پومپیدو (پ ۵ جولائی ۱۹۱۱ء) نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔ ۱۵ جون 1969 کو پومپیدو باقاعدہ صدر منتخب ہوگئے۔

12 نومبر 1970ء کو چارلس ڈیگال 80 انتقال کرگئے۔ 2 اپریل 1974ء کو صدر پومپیدو 63 پیرس میں انتقال کرگئے۔ نائب صدر ولیری جسکارڈ صدر بنے۔ 19 مئی 1974ء کو صدارتی انتخابات میں وزیر خزانہ ولیری جسکارڈ الیستان کیمونسٹ جماعتوں کے متحدہ امیدوار متراں کو شکست دے کر صدر بن گئے۔ 27 مئی کو جاکوئش شیراک نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ ولیری جسکارڈ (پ 2 فروری 1926ء) 10 مئی 1981 کو صدارتی انتخابات میں فرانسوں متراں (پ 26 اکتوبر 1916ء) صدر منتخب ہوگئے۔ یہ ۵ ویں جمہوریہ کے پہلے سوشلسٹ صدر تھے۔ اس دوران فرانس نے نیوٹران بم کا دھماکہ کیا۔ نومبر 1986ء میں فرانس نے ایک زیرزمین ایٹمی دھماکہ کیا۔

21 فروری 1987ء کو پیرس کی 250ویں اور 14 جولائی 1989ء کو انقلاب فرانس کی 200ویں سالگرہ منائی۔ مئی 1991ء میں ایڈیتھ کرسون نے ملک کی پہلی خاتون وزیراعظم کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔ مارچ 1995ء کے صدارتی انتخابات میں جاکوئس شیراک صدر منتخب ہوئے۔ 17 مئی کو الائن جوپ وزیراعظم بنے۔ 8 جنوری 1996ء کو سابق صدر متراں 80 انتقال کرگئے۔ یہ فرانس کے پہلے صدر تھے جو 14 سال تک برسراقتدار رہے۔

22 اپریل 1997ء کو صدر شیراک نے قومی اسمبلی توڑ دی۔ 25 مئی کو عام انتخابات ہوئے جس میں حکمران اتحاد سنٹرل رائٹ پارٹی کو شکست ہوئی 27 مئی کو جوپ نے استعفیٰ دے دیا سوشلسٹ پارٹی کے لیونل جوز فائن نے 2 جون کو وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ 11 دسمبر 2000 کو فرانس میں یورپی یونین میں توسیع کرنے کا معاہدہ طے پایا۔ یکم جنوری 2002 کو یورپی یونین کی مشترکہ کرنسی یورو رائج کردی گئی۔

طرز حکومت

فرانس ایک جمہوریہ ہے جہاں صدارتی طرز حکومت قائم ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) تمام آئینی اور انتظامی اختیارات کا مالک اور مسلح افواج کا سپریم کمانڈر ہے۔ صدر عوام کے ووٹوں سے ۵ سال کیلئے منتخب کیا جاتا ہے حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہے جسے صدر نامزد کرتا ہے۔

فرانس کے حکمران

۱۔ ہنری چہارم 1610-1589
۲۔ لوئس XIII 1643-1610
۳۔ لوئس XIV 1715-1643
۴۔ لوئس XV 1774-1715
۵۔ XVI 1792-1774

پہلی جمہوریہ

۱۔ نپولین بوناپارٹ 1804-1799
۲۔ شہنشاہ نپولین اول 1814-1804
۳۔ شاہ لوئس XVIII 1824-1814
۴۔ شاہ چارلس X 1830-1824
۵۔ شاہ لوئس فلپ 1848-1830

دوسری جمہوریہ

۱۔ لوئس نپولین بوناپارٹ 1852-1848
۲۔ شہنشاہ نپولین سوم 1870-1852

تیسری جمہوریہ

۱۔ لوئس ایڈولف تھیئرز 1873-1873
۲۔ مارشل پیٹرس ڈی میکوہن 1879-1873
۳۔ پال جے گریوی 1887-1879
۴۔ کارنات ایم سادی 1894-1887
۵۔ جین کاسیر پیرائر 1895-1894
۶۔ فرانکوئس فیلکس فارے 1899-1895
۷۔ ایمائیل لوبیٹ 1906-1899
۸۔ آرمنڈ سی فالیئر 1913-1906
۹۔ ریمونڈ پوائن کیئر 1920-1913
۱۰۔ پال ڈسچائل 18 فروری 1920-20 ستمبر 1920
۱۱۔ الیگزینڈر میلرنڈ 22 ستمبر 1920-12 جون 1924
۱۲۔ گاستون ڈومرگ 13 جون 1924 سے 13 جون 1931
۱۳۔ پال ڈومر 13 جون 1931 سے 7 مئی 1932
۱۴۔ البرٹ لیبرون 8 مئی 1932 سے 10 مئی 1940ء

چوتھی جمہوریہ

۱۔ ونسنٹ اوریل 16 جنوری 1947 سے 17 جنوری 1954
۲۔ رینی کوٹی 17 جنوری 1954 سے 21 دسمبر 1958

پانچویں جمہوریہ

۱۔ چارلس ڈیگال 8 جنوری 1959 سے 28 اپریل 1969
۲۔ جارج پومپیدو 15 جون 1969 سے 2 اپریل 1974
۳۔ ولیری جسکارڈ 4 اپریل 1974 سے 20 مئی 1981
۴۔ فرانسوں متراں 21 مئی 1981 سے 16 مارچ 1995
۵۔ جاکوئس رینی شراک 17 مارچ 1995

فرانس کے وزرائے اعظم

۱۔ مائیکل ڈیبرے 1962-1959
۲۔ جارج پومپیدو 1968-1962
۳۔ ماریس کووڈی مرویل 1969-1968
۴۔ جاکوئس شیبان ڈیلمز 1972-1969
۵۔ پائرے میسمر 1974-1972
۶۔ جاکوئس شیراک 1976-1974
۷۔ ریمونڈے بارے 1981-1976
۸۔ پائرے ماؤرائے 1984-1981
۹۔ لارنٹ فابی اس 1986-1984
۱۰۔ جاکوئس شیراک 1988-1986
۱۱۔ مائیکل روکارڈ 1991-1988
۱۲۔ مسز ایڈیتھ کرسون 1992-1991
۱۳۔ پائرے بیری گووائے 1993
۱۴۔ ایڈورڈ بالادر 29 مارچ 1993 تا 16 مئی 1995
۱۵۔ الائن جوپ 17 مئی 1995 تا 27 مئی 1997
۱۶۔ لیونل جوزفین 2 جون 1997ء
۱۷۔ فرانس کے موجودہ وزیراعظم جین پیرے رفارین

فرانس میں احمدیت

فرانس میں احمدیت کے نفوذ کی تاریخ اکتوبر 1924ء سے شروع ہوتی ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی چند مخلصین جماعت کے ساتھ فرانس تشریف لائے اور چند روز قیام فرمایا۔ حضور نے فرانس کے مذہبی حالات کا بھی جائزہ لیا اور پیرس میں تعمیر ہونے والی عالی شان مسجد دیکھی اور اس کے محراب میں کھڑے ہوکر ایک لمبی دعا مانگی۔

پھر 1946 میں دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم فرانس تشریف لائے اور پانچ سال تک فرانس میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ مس مارگریٹ رومانی وہ پہلی تعلیم یافتہ خاتون تھیں جنہیں فرانس میں قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ ان کا نام عائشہ رکھا گیا۔

ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے واپس جانے کے بعد 30 سال تک احمدیہ مشن کا کام بند رہا۔ 1973ء میں کچھ احمدی خاندان فرانس میں آکر آباد ہوئے۔

13 جنوری 1981ء کو فرانس میں باقاعدہ جماعت رجسٹرڈ ہوئی۔ 1985ء میں مشن ہاؤس کی موجودہ عمارت خریدی گئی 13 اکتوبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدیہ مشن ہاؤس فرانس 'بیت السلام' کا افتتاح فرمایا۔

2004ء میں جماعت فرانس کو مشن ہاؤس سے ملحقہ ایک رہائشی عمارت خریدنے کی توفیق ملی۔

فرانس کی سرزمین کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہاں چار خلفائے مسیح موعود کے مبارک قدم پڑے ہیں اور اس زمین نے بہت دعائیں لی ہیں اور برکتیں لوٹی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیرس کے علاوہ کئی دوسرے بڑے شہروں میں جماعت قائم ہوچکی ہے۔ اور جماعت کا نظام بہت مضبوط فعال اور مستحکم ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دسمبر 2004ء میں فرانس کا دورہ فرمایا اور جلسہ سالانہ فرانس سے خطابات کے ذریعہ حضور نے قادیان کے جلسہ سالانہ کا افتتاح اور اختتام فرمایا۔ یہ دو طرفہ نظارے ایم ٹی اے کے ذریعہ Live نشر کئے گئے۔

☆☆☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
الصلوٰۃ ھی الدعاء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ صفحہ اوّل

تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم یہیں جلسہ کررہے ہیں۔

تراجم قرآن کریم

امسال تھائی لینڈ کی زبان تھائی میں قرآن مجید کے پارہ نمبر 11 سے 20 تک کا ترجمہ مکمل ہوگیا ہے اس وقت تک جو تراجم مکمل ہو چکے ہیں اور چیکنگ اور پیسٹنگ کے مرحلہ سے گذر رہے ہیں ان کی تعداد 22 ہے اور 12 تراجم تیار کروائے جارہے ہیں بورے کینا فاسو میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ ہو چکا ہے نیپالی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیت کا ترجمہ مکمل ہوکر ابتک کل ۱۱ زبانوں میں تراجم چھپ چکے ہیں تفسیر کبیر عربی جلد ششم شائع ہوچکی ہے اس کا ترجمہ عبد المومن طاہر صاحب نے کیا ہے قرآن کریم کی انگلش ڈکشنری جو ملک غلام فرید صاحب کی کنٹری سے لیکر مرتب کی گئی ہے تیار ہوگئی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان کے تراجم شائع ہوئے ہیں اس طرح طاہر فاؤنڈیشن کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتب شائع ہورہی ہیں۔

نمائش

فرمایا امسال دنیا بھر میں 267 نمائشوں کے ذریعہ دو لاکھ 71 ہزار افراد تک پیغام پہنچایا گیا ایک وزیٹر بک میں ایک شخص نے ہماری نمائش دیکھ کر یوں لکھا کہ اگرچہ قبلے کے والی تو عرب ہیں لیکن صحیح اسلام اور قرآن جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے۔

پریس

فرمایا لندن کے رقیم پریس کے علاوہ اس وقت افریقہ کے ۸ ممالک میں ہمارے پریس کام کررہے ہیں عربک ڈیسک جس کے انچارج عبد المومن طاہر صاحب ہیں اسے امسال چھ مزید کتب شائع کرنے کی توفیق ملی اسی طرح فرنچ ڈیسک بنگلہ ڈیسک چینی ڈیسک بخوبی اپنے کام سرانجام دے رہا ہے بنگلہ ڈیسک کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے 60 مجالس سوال و جواب کا ترجمہ شائع ہوا چینی ڈیسک جسکے انچارج عثمان چینی صاحب ہیں نے 14 کتب چینی زبان میں شائع کیں۔

مجلس نصرت جہاں

افریقہ کے ممالک میں مجلس نصرت جہاں سکیم کے ذریعہ 12 ممالک میں 34 ہسپتال کام کررہے ہیں اسی طرح 11 ممالک میں 454 سکول چلائے جارہے ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ہسپتالوں میں بیماروں کو شفا ملنے کے معجزانہ و ایمان افروز واقعات بیان فرمائے فرمایا کہ ربوہ پاکستان میں فضل عمر ہسپتال کے تحت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی نئی عمارت بھی مکمل ہوگئی ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز:

حضور نے فرمایا کہ یہ شعبہ بھی اللہ کے فضل سے بہت اچھے رنگ میں کام کررہا ہے جس کے ذریعہ دنیا بھر کے اخبارات میں جماعتی خبریں شائع کی جاتی ہیں اس کے موجودہ انچارج مکرم محمد عارف ناصر صاحب ہیں اس سے پہلے چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم نے 21 سال تک یہ خدمت سرانجام دی تھی گذشتہ سال ان کی وفات ہوگئی ہے ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے فرمایا اخباری دنیا میں چوہدری رشید صاحب کے بڑے وسیع تعلقات تھے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

فرمایا ایک نئے سیٹلائٹ کا معاہدہ ہوا ہے جس میں چھوٹی ڈش کے ذریعہ افریقہ کے ممالک میں پروگرام دیکھے جاسکیں گے ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل ٹرانسمیشن کا باقاعدہ آغاز تو پہلے ہو چکا ہے چنانچہ ۸ زبانوں میں بیک وقت اس کے تراجم بھی ہورہے ہیں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ایم ٹی اے انٹرنیٹ پر بھی آنے لگا ہے اس ضمن میں حضور انور نے دنیا بھر میں ایم ٹی اے کے ذریعہ ہونے والی بیعتوں اور ایم ٹی اے دیکھنے والوں کے ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا فرمایا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر میں جماعت کی وسیع تبلیغ ہورہی ہے۔

ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

فرمایا امسال 508 گھنٹوں پر مشتمل 1243 ٹی وی پروگرام نشر ہوئے جو دنیا بھر کے کئی ٹی وی سینٹرز سے نشر ہوئے جن میں گورنمنٹ کے ٹی وی بھی شامل ہیں جن سے ایک اندازے کے مطابق ۷ کروڑ افراد نے فائدہ اٹھایا اسی طرح 12243 گھنٹے ریڈیو پروگرام بھی نشر ہوئے جن کو ایک اندازے کے مطابق 5 کروڑ افراد نے سنا فرمایا بورے کینا فاسو میں جماعت کا اپنا ریڈیو سٹیشن بھی قائم ہے اس ریڈیو سٹیشن کے سننے والوں کے ایمان افروز واقعات بھی حضور نے بیان فرمائے جماعتی ویب سائٹ الاسلام پر اب تک 170 کتب آن لائن آگئی ہیں۔

وقف نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفین نو کی تعداد میں 3180 کا اضافہ ہوا ہے دنیا بھر میں اب تک کل 33190 واقفین نو ہو چکے ہیں جن میں سے 21682 لڑکے اور 11508 لڑکیاں ہیں۔

خدمت خلق

فرمایا ہومیوپیتھی کے ذریعہ 31 ڈسپنسریوں کے ذریعہ ہزارہا مریضوں کا علاج ہورہا ہے حضور نے ہومیوپیتھی علاج کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کا خدمت خلق کا ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اب تک 29 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے UNO کے عالمی ادارہ نے بھی اس کو رجسٹرڈ کرلیا ہے فرمایا پاکستان کے زلزلہ کے وقت ہیومینٹی فرسٹ نے اس سلسلہ میں بہت کام کیا ہے چنانچہ چھ مہینے لگاتار وہاں زلزلہ زدگان کی مدد کی گئی 5 لاکھ 20 ہزار پاؤنڈ کا امدادی سامان دیا گیا اسی طرح 39 ہزار متاثرین کو عارضی رہائش گاہیں مہیا کی گئیں تین لاکھ 56 ہزار 400 کھانے کے پیکٹ بھجوائے گئے جن پر کل 4 لاکھ 81 ہزار 192 پاؤنڈ خرچ ہوئے گیمبیا میں 27 ایکڑ زمین پر مختلف پراجیکٹس پر کام ہورہا ہے افریقہ کے ملک مالی میں مختلف جگہوں پر نلکے لگائے جارہے ہیں اسی طرح افریقہ میں کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے اور غریب ممالک میں صاف پانی مہیا کرنے پر کام ہو رہا ہے انڈونیشیا میں سونامی کے زلزلے میں سب سے پہلے ہماری ہومینٹی کی ٹیم پہنچی غانا میں سولر سسٹم کے تین پروجیکٹ لگائے جارہے ہیں۔

اسی طرح حضور انور نے اپنے خطاب میں احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن کی قابل قدر مساعی کا ذکر کرتے ہوئے رویا صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت کے واقعات بیان فرمائے دعاؤں کی قبولیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جماعت کی مالی قربانی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وصیت کی تحریک کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے مالی قربانی میں بڑی وسعت پیدا ہوئی ہے اسی طرح مخالفین اور دشمنان احمدیت کے عبرتناک واقعات کا بھی حضور نے ذکر فرمایا۔

بیعتیں

فرمایا امسال 102 ممالک میں دو لاکھ ترانوے ہزار 881 نئی بیعتیں ہوئی ہیں اسطرح 270 نئی قومیں جماعت میں شامل ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت کا ہر قدم ہر آن تیزی سے آگے بڑھتا جارہا ہے اور اس کے فضلوں کی موسلا دھار بارش ہم پر نازل ہورہی ہے فرمایا وقت کی مناسبت سے بہت کم حصہ یہاں پر سنانے کیلئے لایا گیا تھا لیکن اس میں سے بھی صرف 1/3 حصہ سنایا جاسکا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جس میں آپ نے مخالف مولویوں اور دشمنان احمدیت کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ جتنا چاہے زور لگالیں وہ جماعت پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشوں کو نہیں روک سکیں گے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر پر فرمایا وہ دن دور نہیں کہ کل عالم پر اسلام واحمدیت کا غلبہ ہوگا انشاء اللہ۔

☆☆☆

ریفریشر کورس معلمین کرام بھارت

برائے سال ۲۰۰۶ـ۰۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ معلمین کے لئے ریفریشر کورس مقرر کیا جائے اور انکے اپنے علاقہ میں ہی جہاں سینئر مربی ہیں وہ امتحان لیں اور جہاں سینئر مربی نہیں وہاں دوروں کے دوران ناظران ان کا امتحان لیں اور دوران سال معلمین کو ٹارگٹ دیا جائے کہ اسقدر بچوں کی تعلیم مکمل کرانی ہے چنانچہ منصوبہ بندی کمیٹی بھارت نے ایک سب کمیٹی مقرر کر کے جو نصاب تجویز کیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے تمام معلمین وقف جدید اندرون و بیرون خواہ وہ مستقل گریڈڈ ہوں یا عارضی بالمقطع سب معلمین کو اس نصاب کی تیاری کر کے امتحان دینا لازمی ہے۔

نصاب کو دو سمسٹرز میں بہ تفصیل ذیل تقسیم کیا گیا ہے۔

سمسٹر اوّل: ناظرہ قرآن مجید پہلے پندرہ پارے، ترجمہ قرآن مجید ابتدائی پانچ پارے،

حفظ: عم پارہ نصف آخر مع سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات۔ کتاب دینی نصاب پہلے چار ابواب تا صفحہ 190

سمسٹر دوم: ناظرہ قرآن مجید نصف آخر (پندرہ پارے آخری)

ترجمہ قرآن مجید چھ تا دس پارے۔

حفظ سورۃ الجمعہ۔ سورۃ الصف۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع، کتاب دینی نصاب آخری چار ابواب تا صفحہ 321

☆...... پہلے سمسٹر کا امتحان عید الفطر کے بعد ماہ اکتوبر 2006ء کی 29 تاریخ بروز اتوار کو اور دوسرے سمسٹر کا امتحان اپریل 2007ء کے آخری اتوار کو ہوگا۔

نوٹ: ۱۔ دوران سال جو معلم اس امتحان میں 50 فیصدی نمبر لیکر کامیابی حاصل کریگا اسی کو سالانہ ترقی دیئے جانے کی سفارش کی جائے۔

۲۔ اسی طرح سالانہ ترقی کی سفارش کیلئے ضروری ہوگا کہ ہر معلم اپنے حلقہ کے 50 فیصدی افراد کی دینی تعلیم مکمل کرا چکے ہوں۔ اسی طرح جہاں باقاعدہ جماعت قائم ہے وہاں ذیلی تنظیموں کو فعال کر چکے ہوں۔

۳۔ جو معلم دو سال متواتر اس امتحان میں فیل ہوں گے ان کی فراغت کی سفارش کی جائے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

سرکل پٹیالہ میں تقریب آمین

۲۱ مئی کو سرکل پٹیالہ کے طلباء وطالبات کی تعلیم القرآن کے تحت تقریب آمین وتقریب بسم اللہ بمقام ملاہیڑی زیر صدارت مکرم محمد نذیر خان صاحب صدر جماعت ملاہیڑی منعقد ہوئی جس میں قادیان سے مکرم مولانا گیانی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مہمان خصوصی) شریک ہوئے موصوف کی آمد پر سرپنچ صاحب ملاہیڑی وافراد جماعت نے گلپوشی سے استقبال کیا پروگرام کا آغاز ڈیڑھ بجے روی خان کی تلاوت صادق علی کی نظم سے ہوا مکرم منظور شاہ صاحب اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ملاہیڑی جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کی کی جانے والی خدمات کا ذکر کیا اسکے بعد ترانہ کی صورت میں تین بچیوں نے قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا نظم پڑھی اس کے بعد مہمان خصوصی نے قرآن کریم کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور قرآنی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہوئے تربیت کی طرف توجہ دلائی اسکے بعد تقریب آمین ہوئی الحمد للہ ۴۲ بچے وبچیوں نے سرکل میں قرآن مکمل کیا ہے مہمان خصوصی نے بچوں کو قرآن کریم کا تحفہ دیا الحمد للہ ۴۴ بچوں نے قاران پاک شروع کیا ہے مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ملاہیڑی نے انعامات دئے تمام افراد میں مٹھائی تقسیم کی گئی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ پروگرام کے تمام انتظامات مقامی جماعت نے کئے اللہ تعالیٰ انکے اموال ونفوس وایمان اور ہماری اس حقیر مسائی میں غیر معمولی برکت ڈالے آمین ۔

تقریب آ۔مین مین شامل ہونے والے بچویے اور بچیاں::

مکرم صمد خان، دلبر خان، روی خان، رخسانہ اختر، فروز خان، اکبری بیگم، دیپو بیگم، رنویر خان (ماہیری) سراج محمد، سربجیت بیگم (للوں) منگا خان، رمپی، (بہوپور) سداگر خان، سکھوندر خان، امن دیپ خان، سلیم خان، آمنہ بیگم (شمس پور) اکبر علی، سلیم خان رضیہ بیگم، چھندی (سیری) منو اختر (جھنڈیاں) حنیفہ بیگم (سہری)۔ رانی، نسیمہ بیگم (اکڑی) ثریا بانو، کلویر بیگم (جاگو) ثریا بیگم (بڑوا) سونی اختر، رضیہ اختر (کلال ماجرا)۔ رضیہ بیگم، محمد یوسف خان (کھنہ) رابعہ اختر، آمرینہ انجم، بینہ اختر (سرہند) تاردہ اختر، ہبین بیگم (علی پور سرہند)۔ رضوانہ اختر، شبانہ اختر (تختو ماجرا) ریل ماجرا اور روڑ کی بیروں ڈھیڑی کے چار بچے اور بھی تھے۔ درج ذیل معلمین نے ان بچوں کو پڑھایا۔ مکرم مظفر احمد مبشر، خلیل احمد نیاز، محمد حفیظ بھٹی، طاہر احمد طارق، نذیر حسین، ظہیر احمد بھٹی خاکسار

(نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

شمالی کرناٹک میں وقف نو کا علاقائی اجتماع

علاقائی اجتماع وقف نو شمالی کرناٹک ۲۱ مئی 06 کو یادگیر میں منعقد ہوا نماز فجر ودرس القرآن کے بعد مکرم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے اجتماعی دعا کروائی اسکے بعد واقفین وواقفات کے الگ الگ ورزشی مقابلئے ہوئے ناشتہ کے بعد علمی مقابلے واقفین وواقفات کے علیحدہ علیحدہ ہوئے وقف نو کے دو گروپ بنائے گئے ۵ سال تا ۱۲ سال اور ۱۳ سال سے بڑی عمر کے بچے دوران علمی مقابلہ جات نماز ظہر وعصر ادا کی گئی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا اسکے بعد پھر سے علمی مقابلے شروع ہوئے جو شام ۶ بجے تک جاری رہے دوران علمی مقابلہ جات مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت تیماپور، مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت گلبرگہ، اور مکرم امیر صاحب یادگیر نے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا اور وقف نو بچوں کو نصیحت کی۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس وتقسیم انعامات کا پروگرام رکھا گیا یہ اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت شروع ہوا اسٹیج پر مکرم امیر صاحب کے ساتھ مکرم صدر صاحب تیماپور مکرم مولوی ظہیر احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار رونق افروز ہوئے، عزیز مشہود احمد سہیل گلبرگی کی تلاوت قرآن جید وترجمہ کے بعد مکرم مولوی ظہور احمد خان صاحب نے تمام بچوں اور انکے والدین کو نمازوں کی پابندی اور خلیفہ وقت کے ہر حکم پر عمل کرنے کی تلقین کی اسکے بعد مکرم امیر صاحب ومکرم صدر صاحب تیماپور کے ہاتھوں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسکے بعد خاکسار نے تمام حاضرین اور مہمانان اور وقف نو بچوں اور انکے والدین کا شکریہ ادا کیا۔ پورا دن افراد جماعت اور خدام کی کثیر تعداد ان بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مسجد میں موجود رہی سب کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا۔ کھانا تیاری کی ذمہ داری خدام نے احسن رنگ میں انجام دی اور تمام انتظامات میں خاکسار کا مکرم قائد صاحب اور خدام نے ساتھ دیا اللہ تعالیٰ تمام خدا مکو جزائے خیر دے۔ (عبد المنان کرنولی زونل سیکرٹری وقف نو شمالی کرناٹک)

یاری پورہ میں انصار اللہ کا تربیتی اجلاس

یاری پورہ میں مجلس انصار اللہ کا تربیتی اجلاس 13 مئی 06 کو بعد نماز مغرب مکرم راجہ ظہور اللہ خان صاحب زعیم انصار اللہ مقامی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبد المنان صاحب زاہد نمائندہ انصار اللہ کشمیر نے تلاوت قرآن کریم وقف عارضی، مالی قربانی کی اہمیت حضورؐ اور آپ کے جلیل القدر صحابہؓ کے واقعات اور ان کی عظیم قربانیوں کی روشنی میں کیا۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نعتیہ نظم اور دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

یاری پورہ میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

14 مئی کو خدام الاحمدیہ یاری پورہ کا ایک تربیتی اجلاس بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم اعجاز احمد صاحب لون قائد مجلس ہوا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم محمد طیب شاہ صاحب نے تربیتی وتعلیمی امور پر مکرم محمود احمد صاحب ٹاک نے موجودہ نامساعد حالات اور ماحول میں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے اور سلسلہ کے اخبارات کتابوں کا مطالعہ کرنے، قرآن کریم کو غور اور تدبر سے پڑھنے، نمازوں کی پابندی مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی اور ایم ٹی اے کو بداثرات سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ بتایا۔ کثرت سے انصار، خدام واطفال نے شرکت کی خاکسار نے بھی چند نصائح کیں اور شکریہ ادا کیا دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

یاری پورہ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

14 مئی کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں مکرمہ جواہر النساء صاحبہ صدر لجنہ کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم کے بعد صدر صاحبہ نے جلسہ کے صدو برکات بیان کئے اور حضورؐ کی بنی نوع انسان خاصکر عورت ذات سے شفقت واحسان کا تفصیل سے ذکر کیا، مکرمہ بشریٰ اعجاز صاحبہ نے ''حضورؐ بحیثیت محسنِ اعظم''، مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ نے حضورؐ کا دُشمنوں سے معافی اور حسن سلوک کے عنوان پر خاکسار نے تنظیم کی مضبوطی عبادات میں استقامت، نمازوں میں وقت کی پابندی، تلاوت قرآن کریم، مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی، چھوٹی عمر کی ناصرات نے تلاوت اور نظمیں سنائیں، دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔
اس موقع پر حاضرین میں کھجوریں تقسیم کی گئیں۔ (عبد الحمید ٹاک صوبائی امیر کشمیر)

راٹھ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

۱۱ مئی ۲۰۰۶ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ محترم غفور محمدؐ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد آف امروہہ، مکرم دلشاد احمد آف امروہہ اور خاکسار شیخ ناصر الدین مبلغ سلسلہ راٹھ، مکرم انوار محمد صاحب مکرم اکرام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راٹھ نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلو بیان کئے نظموں کے علاوہ ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ ناصر الدین مبلغ سلسلہ راٹھ)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No. 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

میرا بیٹا عزیز اسماعیل احمد مرحوم

عزیز اسماعیل احمد صاحب عرصہ سے بیرون ملک ملازمت کر رہا تھا آخری دو مرتبہ سفر پر جانے سے قبل کہا کرتا تھا کہ اب کے میں وہاں سے مستقل طور پر قادیان آجاؤں گا، قضاوقدر نے اسے ہمیشہ ہمیش کیلئے پاک بستی قادیان کا بنادیا۔عزیز اسماعیل احمد صاحب کو مورخہ 26 ربیع الاول 1427 ہجری 25 اپریل 2006ء بروز سہ شنبہ (منگل) نو بجے دن دل کا شدید دورہ پڑا۔ ہر چند علاج میں کوشش کی گئی۔ مگر حالت نہ سنبھلی، آخر کار 27 ربیع الاول ،26 اپریل 2006ء بروز بدھ ساڑھے چھ بجے شام روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یوں ہوا برباد ہا! پھل دار باغ آرزو
رہ گیا ہے! اُجڑ کر باغ و بہارِ زندگی

مرحوم کے چھوٹے بھائی عزیزم ذوالقرنین نے رات دن ایک کر کے اپنے بھائی مرحوم کی خدمت کی۔تمام رشتہ داروں اور لواحقین سے بذریعہ فون رابطہ رکھا۔اور اپنے دوستوں اور مہربانوں کی مدد سے تمام ضروری امور کاغذات وغیرہ اور دیگر مراحل طے کئے۔اور مورخہ 28 اپریل بروز جمعہ بوقت چاشت تابوت قادیان لے آیا۔ سوگوار خاندان رشتہ داروں اور ہمدردوں نے مرحوم کے آخری دیدار کئے۔تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائیں کیں۔ بروز جمعۃ المبارک نماز عصر کے بعد قائمقام امیر جماعت احمدیہ مولانا محمد انعام صاحب غوری نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ایک کثیر تعداد نماز جنازہ میں شریک ہوئی۔عزیزم مرحوم کو اس کی والدہ کی قبر کے پہلو میں سپرد خاک کردیا گیا۔عزیز اسماعیل احمد صاحب کی وفات کی خبر پھیلتے ہی کثرت سے ہمدرد بہی خواہ احباب گھر پر تعزیت کیلئے آتے رہے۔جن میں ہندو سکھ عیسائی ہری جن برادری اور احمدی احباب شامل تھے یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان اور عملہ کے مہربان غم گساری تعزیت کیلئے آئے اخبارات امر اُجالا۔ جگ بانی۔ پنجاب کیسری۔دینک جاگرن۔ ہند سماچار۔ اجیت پنجاب۔ اجیت سماچار۔ آواہن۔ بدر نے تعزیت اور شوک سماچار شائع کئے۔اندرون ملک اور بیرونی ممالک سے رشتہ داروں کے علاوہ بہی خواہوں نے بذریعہ خطوط ٹیلیفون اور بذات خود قادیان آکر تعزیت کی اور اپنی نصائح سے اور دعاؤں سے ہمارے غم رسیدہ دلوں کو ڈھارس بندھائی۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔خاکسار اور خاکسار کا پورا گھرانہ ان سب ہمدردوں اور خیر خواہوں کا دل سے شکر گذار ہے۔خدا تعالیٰ ان سب کو اپنے حضور سے اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین۔

عزیزم اسماعیل احمد صاحب ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔روزہ و نماز کے پابند تھے۔اپنے علم کے مطابق اپنے حلقہ احباب میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔دو مرتبہ خانہ کعبہ کا عمرہ کرنے کی توفیق پائی۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں کئی بار اعتکاف اور دعائیں کرنے کی توفیق وسعادت پائی۔

عزیز مرحوم نے صلہ رحمی کے طور پر اپنے بھائی بہنوں کی مدد کی تاکہ بھائی اطمینان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔میری مفلس درویشی میں مرحوم بنیادی اکائی تھے۔عزیز اسماعیل مرحوم کا گیارہ سال کا ایک معصوم سا بیٹا اور جواں سال بیوہ اس کی یادگار ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند درجات عطا کرے۔اللھم اغفر والرحم وانت خیر الرحمین۔غم رسیدہ دُعاؤں کا ملتجی

قضا نے پھول وہ توڑا۔ گلستان چاک داماں رہ گیا
عالم بہارِ رنگ و بو غم کدہ ماتم بداماں رہ گیا
باغ اسماعیل میں معصوم طفلک رہ گیا اس کا نشاں
دِل دریدہ دادا کے دردوں کا درماں رہ گیا

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

آہ اسماعیل احمد ابن خورشید احمد پربھاکر درویش

دوحہ۔قطر میں وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون

اسماعیل جو خورشید پربھاکر کا تھا بیٹا
وہ روزی کمانے کو قطر میں جاکے رہتا تھا
جو وعدہ کرگیا تھا آہ وہ اُس وعدہ پر آپہنچا
کسے معلوم تھا جاکر وہ زندہ پھر نہ آئے گا
کسے معلوم تھا ہوگا جوانی میں ہی وہ رخصت
صبر کرنا بھی ہے لازم غم دیتا خدا جو بھی
دُعائے مغفرت کے بعد ہے میری دُعا مولیٰ

قطر سے قادیاں آیا ہے وہ تابوت میں لیٹا
میں جلدی آؤں گا واپس یہی وہ کہہ کے جاتا تھا
ماں کا لاڈلا سپوت ماں کے پاس جا پہنچا
اور اپنے سب پیاروں سے وہ ناطہ توڑ جائے گا
دے جائے گا اپنے اقربا کو وہ غمِ فرقت
اُسی پہ ہم بھی راضی ہیں خدا کی ہو رضا جو بھی
کسی بچے کو نہ پردیش میں آئے قضا مولیٰ

اسماعیل جاتے ہو تو جاؤ ہو خدا حافظ
ہو تیرے بیوی بچے کا بھی دُنیا میں خدا حافظ

(محمود احمد مبشر درویش قادیان)

کرشن ثانی

اُبھرا ہے چاند جس کے تھے منتظر ستارے
وہ آگیا کہ جس کی راہ تک رہے تھے سارے
چھیڑا ہے اُس نے آکر میٹھے سروں میں نغمہ
اُترا کرشنِ ثانی ساگر بیا☆ کنارے
پھونکی ہے روحِ تازہ اوتار نے اُتر کر
جیون سروپ لیکر پھر جی اُٹھے ہیں سارے
سن ہوگیا ہے شیطان آواز اُسکی سن کر
مبہوت اہرمن ہے پیہم سکوت دھارے
فرقت کے روگیوں کو بخشا سنجوگ امرت
درشن میں محو ہیں جو پھرتے تھے مارے مارے
ہر دم لٹارہا ہے وہ پیار کے خزینے
اپدیش الفتوں کا ملتا ہے اُس دوارے
کرنیں پریم کی ہیں دل کے نگر پہ گویا
اوتار کی نظر کے وہ پے بہ پے اشارے
آیا ہے آسماں سے پیغام شانتی کا
بادل کدورتوں کے چھٹنے لگے ہیں سارے
پُروا کے آئے جھونکے پھر پو پھٹی ہے تازہ
سُندر سویر آئی غنچے کھلے ہیں سارے
سنگت کی مے پلائی پھر بچھڑے میکشوں کو
یک رنگ ہوگئے ہیں وہ رنگ و بو کے مارے
آیا ہے کون جس نے بھگتوں کی لاج رکھ لی
یہ ہے مہا کھویا کشتی لگی کنارے
ہر دل بنا ہے درپن پھر ہو رہے ہیں درشن
اوتار کے کرشمے منظر یہ پیارے پیارے
الفت کی لے میں کس نے دیپک کا راگ چھیڑا
جگ جیت نے اُتر کر جیتے ہیں دیش سارے
اُٹھ کر گلے ملے ہیں پچھم پرب کے باسی
وہ پیار کا طوفان ڈوبے ہیں سب کنارے
پھر آتما ہوئی ہے پرماتما کے سنگت
آشا دلوں میں جاگی جاگے نصیب سارے
''رڈر'' کا نام نامی رکھتا ہے کیسی پرتا
گیتا میں جس کی مہما خنزیر اُس نے مارے
جھرمٹ میں گوپیوں کے اُترا کرشن ثانی
گھیرے ہوئے ہوں جیسے مہتاب کو ستارے
سنسار وجد میں ہے کیا ہے سماں سہانا
گوپال تیری لے پر جھوم اُٹھے چاند تارے
ہر دل میں اُٹھ رہی ہیں پھر پیار کی وہ لہریں
ہیں مدھ بھری نظر کے معجز نما اشارے
پھر جگمگا اُٹھی ہے اندھیر تھی جو دنیا
کیسی ہے دیپ مالا ذرے بنے ہیں تارے
اِسلام بھی کھڑا ہے بھکشا کی آس لیکر
پرشاد آسماں کا بٹتا ہے جس دوارے

(عبدالسلام اسلام ربوہ۔پاکستان)

☆۔مراد دریا بیاس ہے۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16009 :: میں پی اے افسر النساء زوجہ کے اے اکبر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک طلائی ہار وزن 24 گرام۔ ایک طلائی ہار وزن 12 گرام۔ کنگن ۴ عدد وزن 24 گرام۔ کنگن ایک عدد 8 گرام۔ پازیب طلائی 8 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 8 گرام۔حق مہر 24 گرام طلائی ہار۔کل وزن 108 گرام 21 کیرٹ قیمت-/76950 میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے اے اکبر　　الامۃ افسر النساء پی اے　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت 16010 :: میں کے اے اکبر ولد کے پی عبد القادر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پلوروتی ڈاکخانہ پلوروتی ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔نقد رقم 25000 روپے آبائی جائیداد سے ملے ہیں میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد نجیب خان　　العبد کے اے اکبر　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت 16011 :: میں ایم ایم مریم بی بیوہ پی پی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1956 ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دس سینٹ زمین چیلاکرہ میں اندازاً قیمت 20,000 اس کے علاوہ میاں کی طرف سے 13 سینٹ زمین چیلاکرہ میں دو لاکھ روپیہ میں بک گئی ہے کچھ مہینہ میں یہ روپیہ مل جائے گا۔اس میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی کے حصہ کے بعد جو بھی خاکسار کو ملے گا اس کی اطلاع دفتر کو کی جائے گی۔ایک انگوٹھی ۲ گرام ۲۲ کیرٹ-/1000 روپیہ ایک عدد ہار ۸ گرام 4000 روپیہ۔دو عدد چوڑیاں ۸ گرام 4000 روپیہ۔حق مہر وصول ہوگیا ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد ایم ابوبکر　　الامۃ ایم ایم مریم بی　　گواہ شد پی کے محمد شریف

وصیت 16012 :: میں پی پی عبد المجید ولد ای وی حمزہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال تاریخ بیعت 26 جولائی 1976 ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔دس سینٹ زمیں مع مکان نمبر 59/4A قیمت 2,50000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ی وی شمشیر　　العبد پی پی عبد المجید　　گواہ شد عبد الرحیم سی وی

وصیت 16013 :: میں بیرو دین ولد وسال دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت ......ساکن جیند ڈاکخانہ جیند ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔اسی گز زمین پر بنایا ہوا مکان پرانا ہے جسے اس وقت 100000 روپے میں خرید کیا گیا تھا منہدم کر کے دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5538 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار　　العبد بیرو دین　　گواہ شد طاہر احمد طارق

وصیت 16014 :: میں راج بالا زوجہ بیرو دین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت ساکن جیند ڈاکخانہ جیند ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زیور طلائی بالیاں ایک جوڑی ۴ گرام ۲۲ کیرٹ کو کا ناک کا ایک گرام لاکٹ اڑھائی گرام کل وزن ساڑھے سات گرام قیمت اندازاً 4380 حق مہر بذمہ خاوند 500 روپے۔خاوند کی ماہانہ آمدن 5538 میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ-/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد بیرو دین　　الامۃ راج بالا　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16015 :: میں اعجاز احمد ساگر ولد حاجی جمال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن ساگر ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک رہائشی مکان ساگر کرناٹک میں محترمہ والدہ صاحبہ کے نام ہے محترم والد صاحب حیات ہیں ہم دو بھائیوں اور چھ بہنوں میں اس مکان میں سے جب بھی شرعی حصہ خاکسار کو ملے گا خاکسار اس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی کرے گا۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/2975 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد مبارک احمد تقوی　　العبد اعجاز احمد ساگر　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16016 :: میں روحی کوثر زوجہ اعجاز احمد ساگر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ساگر ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زیور طلائی ایک گلے کا ہار 17 گرام۔ایک چین بمع لاکٹ 5 گرام۔ ایک جوڑی کانٹے 5 گرام دو عدد انگوٹھی 7 گرام۔ قیمت-/18000 زیور نقرئی ایک گلے کا ہار 20 گرام۔ایک جوڑی پازیب 50 گرام قیمت اندازاً-/800 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 21000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ-/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد اعجاز احمد ساگر　　الامۃ روحی کوثر　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16017 :: میں محمد ذاکر خان بمیالوی ولد محمد عاقل خان قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر 47 سال تاریخ بیعت 20.6.94 ساکن سہارنپور ڈاکخانہ سہارنپور ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔20 بیگھا زمین آبائی گاؤں میں جس کے نصف حصہ پر آم کا باغ ہے میرے نام ہے۔سہارنپور شہر میں 85 گز پلاٹ پر ایک رہائشی مکان ہے جس میں خاکسار اپنی فیملی

کے ساتھ رہائش پذیر ہے۔ گاؤں میں تقریباً تین صد گز پر پرانا آبائی رہائشی مکان ہے جو کہ میرے والدین کے استعمال میں ہے۔ میرے بھائیوں کا اس میں سے حصہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 30,000 روپے ہے جو کہ ہر سال بڑھتی یا کم ہوتی رہتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ظہیر احمد خادم　　العبد محمد ذاکر خان بمیالوی　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16018:: میں ناظمہ خان ولد محمد ذاکر خان بمیالوی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 20.6.94 ساکن سہارنپور ڈاکخانہ سہارنپور ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی بالی ایک عدد جوڑی وزن 53 گرام ۲۲ کیرٹ۔ زیور نقرئی پازیب ایک عدد جوڑی وزن 66 گرام جسکی اندازاً قیمت 2600 روپے ہے۔ حق مہر 5000 روپے ہے جو کہ خاوند نے مجھے ادا کردئے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ شد محمد ذاکر خان بمیالوی　　الامۃ ناظمہ خان　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16019:: میں ماسٹر عبدالرحمٰن ولد غفور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 85 سال تاریخ بیعت 1930 ساکن پنکال ڈاکخانہ نواس پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.3.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی اراضی 5.28 ایکڑ قیمت 260,000 مکان بمع زمین 18 ڈسمل نمبر 1577/1591 میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عبدالحلیم　　العبد ماسٹر عبدالرحمٰن　　گواہ مظفر خان

وصیت 16020:: میں محمد شارق خان ولد محمد ذاکر خان بمیالوی قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 22 سال تاریخ بیعت 20.6.94 ساکن سہارنپور ڈاکخانہ سہارنپور ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں والد صاحب حیات ہیں کوئی بہن بھائی نہیں جب بھی کوئی جائیداد میرے نام منتقل ہوگی میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خواجہ عطاء الغفار　　العبد محمد شارق خان　　گواہ محمد ذاکر خان بمیالوی

وصیت 16021:: میں محمد شاہد خان ولد شمس الحق قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر 26 سال تاریخ بیعت 30.5.03 ساکن سہارنپور ڈاکخانہ سہارنپور ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی فی الحال خاکسار خاندان میں اکیلا احمدی ہے۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ شہر میں 65 گز کا ایک مکان ہم تین بھائیوں کے نام ہے شریعت کے مطابق تین بہنوں کا بھی اس میں حصہ ہے جب بھی میرا حصہ مجھے ملے گا اس پر 1/10 وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ محمد ذاکر خان بمیالوی　　العبد محمد شاہد خان　　گواہ خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16022:: میں سریش خان ولد شادی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن ٹھٹھل ڈاکخانہ ٹھٹھل ضلع اونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تمام جائیداد ابھی والد صاحب کے نام ہے جب بھی کوئی جائیداد منتقل ہوگی اُس کے 1/10 حصہ جائیداد ادا کرنے کا خاکسار ذمہ دار ہوگا میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ مبارک احمد تقوی　　العبد سریش خان　　گواہ خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16023:: میں طاہر احمد طارق ولد نذیر احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائش احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اس وقت خاکسار کی ماہانہ تنخواہ 3578 روپے ہے خاکسار اپنی ماہانہ آمد کے 1/10 حصہ آمد کی ادائیگی کرتا رہے گا اسطرح قادیان میں موضع ترکھاناوالی میں ایک آٹھ مرلے کا پلاٹ ہے خاکسار اس پر بھی 1/10 حصہ کی حصہ جائیداد کرے گا علاوہ ازیں باقی تمام جائیداد آبائی محترم والد صاحب کے نام ہے محترم والد صاحب ابھی حیات ہیں جب بھی اور جو بھی شرعی حصہ خاکسار کو ملے گا یا خاکسار آئندہ جب بھی کوئی نئی جائیداد بنائے گا اس پر بھی 1/10 حصہ چندہ حصہ جائیداد ادا کردے گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3578 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خواجہ عطاء الغفار　　العبد طاہر احمد طارق　　گواہ مبارک احمد تقوی

وصیت 16025:: میں نصرت بیگم زوجہ طاہر احمد طارق قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک عدد لاکٹ 5.000 گرام ۲۲ کیرٹ۔ ایک جوڑی بالی 3.750 ایک انگوٹھی 3.640 تین عدد کوکے 1.630۔ خاکسارہ کا حق مہر مبلغ 20 ہزار روپے ہے جس میں کچھ رقم مزید شامل کرکے موضع ترکھاناوالی نزدیک قادیان تین مرلے کا پلاٹ جو کہ شاملاٹ ہے خرید لیا گیا تھا مجلس کارپرداز جو بھی فیصلہ کرے گی وصیت ادا کردی جائے گی۔ خاکسارہ کی اس وقت کوئی آمدن نہیں ہے خاوند کیطرف سے ہونے والے اخراجات خورونوش مبلغ 350 روپے پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد طارق　　الامۃ نصرت بیگم　　گواہ خواجہ عطاء الغفار

وصیت 16026:: میں امینہ بیگم زوجہ منہاج الہدی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاوند فوت ہوچکے ہیں۔ حق مہر وصول نہیں ہوسکا۔ معاف کردیا تھا۔ 2000 روپے تھا۔ زیور طلائی گلے کی چین 6 گرام 22 کیرٹ قیمت 4000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ صدر انجمن احمدیہ 500 روپے بیٹے کی طرف سے جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ قریشی انعام الحق　　الامۃ امینہ بیگم　　گواہ منور الہدی

بقیہ: (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 28 جولائی 2006ء)

کہ جلسے کے مقاصد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں ان میں ایک راستبازی بھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی اور جھوٹ کو شرک قرار دیا ہے اور مشرک آخرت کو پانے والا کیسے ہوسکتا ہے پس بڑے خوف کا مقام ہے بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ بول دیا جاتا ہے اور جھوٹی گواہی دے دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے فرمایا یہ تمام باتیں تقویٰ میں بڑھنے سے ملتی ہیں پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ تقویٰ کے معیار بڑھائے اور آخرت کی طرف توجہ کرے جلسے کے ان دنوں میں خاص طور پر مقاصد کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں اور ہماری اولاد در اولاد کو بھی ان مقاصد کے حصول کی توفیق ملتی رہے۔ پس دُعاؤں کو اور دعاؤں کو اور دُعاؤں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے حضور نے اپنے اس ایمان افروز خطاب کے آخر پر اجتماعی دُعا کروائی۔ ☆☆

بقیہ: (لجنہ سے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 30 جولائی 2006ء)

مکمل خانہ دار خاتون ہے اس کو تو اپنے پردے کا پورا خیال رکھنا چاہئے پس ہر قسم کے کمپلکس سے آزاد ہوکر اپنے پردہ کی حفاظت کریں غیر مذاہب سے آنے والی خود کو حیادار بنا رہی ہیں اور آپ اس حیادار لباس کو اتار کر ہلکے لباس کو پہن رہی ہیں یہ تو بجائے روشنی کی طرف آنے کے دوبارہ گڑھے میں گرنے کی تیاری ہے اس طرح ایک حکم سے ہٹنے کے نتیجہ میں دوسرے حکم سے بھی ہٹیں گی پھر نسلیں برباد ہوں گی پس کسی بھی حکم کو کم اہمیت کا حکم نہ سمجھیں اور نئے آنے والیوں کو بھی ٹھوکر سے بچائیں آپ کے اعمال صالحہ ہی ہیں جو تبلیغ کے اعتبار سے آپ کو احمدیت کیلئے مفید وجود بنائیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوکر عہد بیعت کے بعد اس کو نبھانے کی کوشش کریں کہ آج دنیا کی نجات اللہ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا کو اس طرف لائیں قرآن مجید مکمل تعلیم ہے اس کو سیکھیں اور اس پر عمل کریں وقت آئے گا کہ یہ آزاد کہلانے والی عورتیں سکون حاصل کرنے کیلئے آپ کے پاس آئیں گی تب آپ کو انہیں صحیح راستہ پر لانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی قومیں عطا فرمائے گا جو احمدیت کے کام کو آگے بڑھائیں گی لیکن آپ اپنے اس اعزاز کو ختم نہ ہونے دیں اور اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں اور ایسی نسلیں پیچھے چھوڑ کر مریں جو آپ کے اعزاز کو آگے بڑھانے والی ہوں اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ ☆

بقیہ نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں

بڑھیں‘‘ (الفضل یکم ستمبر 1932ء)

آپؓ مزید فرماتے ہیں۔

’’مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیتیں کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہوسکیں‘‘ (نظام نو صفحہ 110 تا 112 ایڈیشن دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں کہ تم سے کوئی مال لوں اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ اشاعت دین کیلئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا ہو جائیں گے۔ (رسالہ الوصیت صفحہ 33)

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’پس غور کریں فکر کریں جو سستیاں کوتاہیاں ہوچکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ہفت روزہ بدر 21/28 دسمبر 2004)

بقیہ: بقیہ خلاصہ اختتامی خطاب

دوسرے مذاہب محروم ہیں فرمایا پہلی دلیل اگرچہ مضبوط دلیل ہے کیونکہ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تعلیم کامل ہو لیکن اللہ کی طرف سے نہ ہو اس کے لئے دوسری دلیل اس کے ساتھ منظم اور پیوستہ ہے کہ یہ وہ مذہب ہے کہ جس کی زندہ برکات و معجزات قیامت تک جاری و ساری ہیں اور جس سے اب دوسرے مذاہب کو حصہ نہیں پس یہ دونوں دلیلیں مکذبوں پر پوری طرح اتمام حجت کر رہی ہیں پس مخالفین کو ان عظیم دلائل پر غور کرنا چاہئے حالانکہ ان کو یہ حکم تھا کہ جس نبی کی ان کی کتب سے تصدیق ہو جائے وہ اس کو فوراً مان لیں قرآن کریم کے مطابق اللہ نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ تمہارے بعد ایک نبی آئے گا یہ عہد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی لیا گیا ان سب نے جس نبی کے آنے کی نشانیاں بتائی تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پوری ہوچکی ہیں پس مصدق کا مطلب ہے کہ الہامی کتابوں میں جو پیشگوئیاں کی گئی ہیں وہ ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوگا یہ پیشگوئیاں پوری کرنا کسی اور کیلئے ممکن نہیں بائبل میں لکھا ہے کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی (استثناء باب ۳۳)

فرمایا سینا سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شعیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے اور فاران کا علاقہ مکہ اور عرب کا علاقہ ہے پس صاف ظاہر ہے کہ آنے والا نبی مکہ سے آئے گا فرمایا اور بھی بہت سے دلائل ہیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تصدیق فرما رہے ہیں اب یہ پیغام ہم نے دنیا میں ہر جگہ پہنچانا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ یہود و نصاریٰ میں سے کئی پڑھے لکھے لوگ جو پڑھ لکھ کر بھی جاہل ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ان میں سے بہت سے انصاف پسند ایسے بھی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے کارہائے نمایاں اور قرآن مجید کی اعلیٰ تعلیمات کے متعلق اپنے مضامین اور کتب لکھی ہیں ایسے چند دانشوروں کے حوالہ جات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں بیان فرمائے اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...... وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

(اتمام الحجہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۸)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نبی کی تعلیم کو سمجھنے اور رائج کرنے اور اس پیغام کو جس کو لیکر آپ اٹھے تھے دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے والا بنائے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تا کہ جلد سے جلد اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرانے لگے کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دنیا کی بقا ہے۔ جتنے لوگ آنحضرت ﷺ پر اعتراض کرنے والے ہیں ان سب کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہوگا خطاب کے آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی دعا سے قبل فرمایا کہ آج کل عالم اسلام پر سخت قسم کے ابتلا چھائے ہوئے ہیں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کی لیڈر شپ کو عقل دے کہ اپنے ذاتی مفادات کو چھوڑ کر قومی مفادات کی خاطر کام کریں دعا کے بعد حضور انور نے جلسے کی حاضری بتاتے ہوئے فرمایا کہ امسال اللہ کے فضل سے 29 ہزار 898 افراد جن کا تعلق 81 ممالک سے ہے شامل ہوئے ہیں گذشتہ سال یہ تعداد 25 ہزار 200 تھی امسال اللہ کے فضل سے چار ہزار افراد زیادہ ہیں الحمدللہ۔ حضور کے خطاب کے بعد جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ افریقن وفد نے اپنی پرسوز خوش الحان آواز میں کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کیا حضور کچھ دیر تک کلمہ طیبہ کے اس ورد کو سنتے رہے اور پھر جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لے گئے جہاں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے اور ان کی ممبرات نے حضور انور اور محترمہ بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ اور بچیوں نے نظمیں سنائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔ ☆☆

اخبار بدر کی قلمی و مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (مینجر)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 27th July 3 August 2006 Issue No. 30-31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے دین کی حفاظت کیلئے اور اپنے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے آسمان سے نشان دکھا رہا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تا کہ جلد سے جلد اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرانے لگے کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دنیا کی بقا ہے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 جولائی 2006ء بمقام حدیقۃ المہدی یوکے

برطانیہ کے 40ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز مورخہ 30 جولائی کے اختتامی اجلاس سے خطاب کیلئے حضور انور ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۹ بجے تشریف لائے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبد الرزاق شیخ صاحب نے کی مکرم احمد مبارک صاحب نے ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

لوگو سنو زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف یونیورسٹیز میں .M.sc, P.hd اور B.sc میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو گولڈ میڈل اور ایوارڈ عطا کئے۔ اعزازات کی تقسیم کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب میں تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی۔

واذ اخذاللہ میثاق النبیین لماء اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنّ بہ ولتنصرنہ قالء اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانامعکم من الشھدین۔

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا قرآن کریم جو آخری شرعی کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کے جامع اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے بتاتا ہے کہ جب بھی اللہ نے نبی مبعوث فرمائے ہمیشہ ان کی قوموں نے ان کی مخالفت فرمایا وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی اور تمام دنیا اور سب قوموں کیلئے اور تا قیامت نبی بنا کر اللہ نے مبعوث فرمائے تھے اسلئے آپ کی مخالفت صرف آپ کے زمانے تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ کے زمانے میں بھی مکہ سے نکل کر پورے عرب میں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ گئی جب آپ نے مختلف بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دی تو بعض متکبر بادشاہوں نے آپ کی مخالفت اور دشمنی کی انتہا کر دی چنانچہ کسریٰ نے اپنے یمن کے گورنر کو حکم دیا تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کرے بہر حال وہ تو اپنی اس سازش میں کامیاب نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا تھا کیونکہ یہ نبی تو اللہ کا سب سے پیارا نبی تھا اور ہے لیکن آج بھی اس پیارے نبی کی لوگ مخالفت کرتے ہیں اور وہ اسی لئے ہے چونکہ آپ افضل الرسل ہیں اور آخری نبی ہیں اسلئے آپ کی مخالفت بھی ہمیشہ کیلئے ہے لیکن اللہ نے بھی ہمیشہ کیلئے آپ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے فرمایا واللہ یعصمک من الناس کہ اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا دیکھو کیسے کیسے خطرناک حالات آئے مکہ کے ابتدائی دنوں سے لیکر فتح مکہ تک بلکہ آپ کی زندگی کے آخری سانس تک آپ کے خلاف مخالفتوں کی انتہا کی گئی لیکن اللہ نے آپ کو ہر طرح محفوظ رکھا جو دشمن آپ کے قتل کے درپے تھے یا تو وہ ختم ہو گئے یا پھر مسلمان ہو گئے اور آپ پر جان قربان کرنے والے بن گئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے آپ کے ساتھ اس وعدہ کے بارے میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا واللہ یعصمک من الناس یعنی خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا حالانکہ لوگوں نے طرح طرح کے دکھ دئے وطن سے نکالا دانت شہید کیا انگلی کو زخمی کیا اور کئی زخم تلوار کے پیشانی پر لگائے سو درحقیقت اس پیشگوئی میں بھی اعتراض کا محل نہیں کیونکہ کفار کے حملوں کی علت غائی اور اصل مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخمی کرنا یا دانت شہید کرنا نہ تھا بلکہ قتل کرنا مقصود بالذات تھا سو کفار کے اصل ارادے سے خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھا فرمایا شروع شروع میں بعض صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیا کرتے تھے لیکن جب یہ آیت اتری کہ واللہ یعصمک من الناس تو آنحضرت ﷺ نے سب کو رخصت کر دیا اور فرمایا اب مجھ کو تمہاری حاجت نہیں پس ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھتے ہوئے دشمن کو ناکام و نامراد کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے۔ اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزماں کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کیلئے مبعوث کئے گئے ہیں اور تا قیامت آپ کی بعثت و رسالت کا سلسلہ جاری رہے گا اسلئے یہ مخالفت آج بھی جاری و ساری ہے آج بھی دشمنان اسلام آپ کے خلاف گھٹیا اور ذلیل حملے کر رہے ہیں اور آپ کی ذات اقدس کو اعتراضات کا نشانہ بنا رہے ہیں پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ہی وہ شخصیت ہیں اور وہ آخری شرعی نبی ہیں جو تمام زمانوں اور مکان کیلئے ہیں پس اس مخالفت سے مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں جتنی زیادہ مخالفت ہوگی اتنا زیادہ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلے گا اس آخری نبی کے دفاع کیلئے خدا نے اس کے عاشق صادق کو اس زمانہ میں بھیجا ہے جس نے دشمنان کو وہ دندان شکن جواب دئے ہیں کہ مخالفین کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں رہی چنانچہ کل بھی میں نے ذکر کیا تھا کہ ایم ٹی اے پر عربی زبان میں عیسائیت کے غلط عقائد کے خلاف جو ہمارے پروگرام پیش ہو رہے ہیں بہت سے مسلمان عرب کے اور عرب سے باہر رہنے والے ان پروگراموں کو سراہ رہے ہیں اور ان کو اسلام اور آنحضرت ﷺ کے عظیم الشان دلائل کا غلبہ بتا رہے ہیں پس یہ بھی ایک روشن دلیل ہے آنحضرت ﷺ کی سچائی کی اور قرآن کریم کی سچائی کی اور اسلام کے آخری مذہب ہونے کی کہ آج بھی اللہ اپنے پیارے دین کی حفاظت کیلئے اور اپنے پیارے نبی آنحضرت ﷺ کی حفاظت کیلئے آسمان سے نشان دکھا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے جو دنیا کا مربیٔ اعظم ہے جس نے توحید گم گشتہ کو پھر زمین پر قائم کیا جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت سے مغلوب کیا جس نے یہ ثابت کیا کہ نجات حاصل کرنے کیلئے کسی بے گناہ کو پھانسی دینے کی ضرورت نہیں وہ جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رہے کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کہ وہ منجانب اللہ ہے یہ اس کے ساتھ دو قسم کی فتح کا پایا جانا ضروری ہے اول ہے یہ کہ وہ مذہب اپنی تعلیم کے اعتبار سے ایسا اکمل اور جامع ہو کہ اس سے بڑھ کر عقل تجویز نہ کر سکے جیسا کہ قرآن مجید میں دعویٰ ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن کریم نے جو تعلیم بیان کی ہے وہ اکمل اور جامع ہے قرآن مجید سے پہلے کسی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا تورات میں تو آتا ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا ''استثنا باب'' 18

ایسا ہی انجیل میں کسی مقام پر یہ دعویٰ نہیں کہ انجیل کی تعلیم کامل اور جامع ہے بلکہ لکھا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں لیکن تم میں طاقت نہیں لیکن جب وہ فارقلیط آئے گا تو وہ کامل تعلیم بیان کرے گا یہ پیشگوئی درحقیقت آنحضرت ﷺ کی آمد کے بارے میں ہے پس اسلام کی سچائی کیلئے یہ بڑی بھاری دلیل ہے کہ اس کی تعلیم کامل ہے دوسری دلیل اسلام کی سچائی اور غلبہ کی اس کی زندہ برکات و معجزات ہیں جن سے

(باقی صفحہ 19 پر دیکھیں)